





صاحب دہلی قیمت ۱۰  
 تفسیر سورہ یوسف ص ۱۰  
 الفاروق اردو مستطاب مولیٰ ثانی  
 ثانی ابن حضرت عمر بن الخطاب  
 واریات با تصحیح علیہ برکات  
 طلبہ صوفی اردو خدا کے وجود کے  
 مال علی با حق نقل انسانی کی کوئی عالم کے  
 حذف و قدم خدا کے تسمیہ و بیجا اطلاق  
 اکی خاصہ رضا کا معلوم کرنا اسباب کا علم  
 احتیاج ارکان سال تحقیق خداوند و غیرہ  
 و بیجا تفسیر حقہ زبیر کے اقوال افعال اس  
 کتاب میں مضامین مذکور کے متعلق فلسفہ و فلسفہ  
 کی روش و فلسفہ کی بحث کی گئی ہے  
 دہریت کی نیکی کی روشنی ہے قیمت ۱۶  
 مجموعہ واقعی اردو اسکے چار حصے میں  
 معانی رسول فتح الشام فتح المشرق  
 المشرق فتح المشرق معنی معنور مسلم کے جہود  
 سے لیکر ظفار ماضین طے کے زکوٰۃ و صدقات  
 کے اختتام تک کل فتوحات و واقعات  
 اس میں مذکور ہیں بی بی محمد کناب ہے قیمت ۱۶  
 حضرت عبداللہ بن مسعود و ابن عمر  
 و نقل انہایت زبردست لفظ کی گئی ہے قیمت ۱۶

اردو کنال الدین اردو اس میں فقہ کے مسائل  
 سوال جواب کے طرز پر بی بی قیمت ۱۸  
 ترمذی شریف ترمذی ترمذی ترمذی ترمذی  
 اصلاح رسوم اردو اردو مولیٰ ثانی ثانی  
 اس میں رسوم ہندو کی مکمل تشریح و قیمت ۱۲  
 تجزیہ و تفسیر کے مسائل اردو قیمت ۱۲  
 تذکرہ اولیائے ہند اردو  
 ایضاً فارسی  
 اعداد العظیمہ اردو ابن زکریا کے حالات عالم  
 اس کی لیکر پیش رسالت و غایت کی کوثر  
 تاریخ سلطنت عثمانیہ از سید سلطان عثمان  
 بانی سلطنت عثمانیہ کی لیکر آج کل کے حالات  
 معذرت و رعایت مذکور کریں جو کہنے سے عثمانیہ  
 سلطنت کی گذشتہ سو سالہ غفلت کا  
 معجزہ اندازہ ہو سکتا ہے قیمت ۱۵  
 منقذ العرفان ترجمہ بحوالہ الایمان منقذ  
 عبدالحی محمد دہلی رحمتہ اللہ علیہ فقہان میں  
 بی بی کناب ہے ۱۵  
 منہاج النبوت ترجمہ دراج النبوت  
 آثار العنایت ویدہ ابن علی کے تاریخی حالات  
 و شہرہ مقامات کا تفصیل کیساتھ بیانات  
 ہے قیمت ۱۵

اردو جہاں بیجا لکیر کے مفصل حالات  
 الغرہ صفحہ ۲۸ قیمت ۱۸  
 مصنفہ امام غزالی م قیمت ۱۸  
 مذاکرۃ العارفین سید احمد امجد العلوم  
 مصنفہ امام غزالی قیمت ۱۸  
 انوار الساطعۃ فی اثبات وارثہ حقہ مولی  
 علیہ السلام صاحبہ علیہ السلام مولیٰ ثانی  
 محمد الجدید ازہار انوار مولیٰ ثانی صاحب  
 ایک کالم میں اصل حلیت و حسنہ میں  
 اس کا فصیح اردو ترجمہ جو اصل کلام ہے  
 و انتقادی کا مفصل بیان ہے  
 فضول الگم اردو ترجمہ کتاب شیخ علی الدین  
 عربی تصوف میں اس کا جواب کتاب بی قیمت ۱۸  
 سوانح عمری حضرت علی قلندر الدین و شرف الدین  
 محمود قادی مولیٰ مہدای صاحب  
 کال سے جلد اردو تمام سال کا مولیٰ ہے  
 بہشتی زیو اردو اردو مولیٰ ثانی  
 صاحب اس میں تمام احکام اسلام مذکور ہیں  
 گیارہ حصوں پر منقسم ہے قیمت ۱۵  
 کے واسطے فی حصہ ۲  
 گیارہ حصوں میں حصہ کی قیمت ۱۵  
 معیار و انتصاف میں اصل تصوف

اس کتاب کے آٹھ نسخے کے طالب کیلئے محصول اک معاف | جلد کتاب کی فہرست کلان ترکٹ آٹھ پر ہدایت دینے والی

## فہرست مضامین

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۳	قیامت کی پہلی علامت	۱۷	تفصیل صور
۳۴	تقسیم علامات	۱۸	ابلیس کی ہلاکت
۳۵	باو شاہ دوم کی میسائیلوں سے لڑائی	۱۹	ارواح کا اجسام میں داخلہ
۳۶	میسائیل کا قسطنطنیہ پر قبضہ	۲۰	اہوال مقام حشر و گرمی آفتاب
۳۷	باو شاہ دوم کی شہادت	۲۱	انبیا علیہم السلام کا عذر
۳۸	بلک شام پر میسائیلوں کا قبضہ	۲۲	حضرت ابراہیم علیہ السلام مصر میں
۳۹	امام مہدی کا ظہور	۲۳	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقام محمود میں
۴۰	خراسان سے آپ کی فوجی مدد	۲۴	تجلیات الہی کا نزول
۴۱	امام مہدی کی فوجی تیاریاں	۲۵	خداوند کا اپنے بندوں سے ارشاد
۴۲	میسائی افواج کا ملک شام میں اجتماع	۲۶	دوزخ اور جنت کے حاضر کرنے کا حکم
۴۳	امام مہدی کی شیعہ	۲۷	قیامت کے دن اعمال
۴۴	میسائی افواج کی تباہی	۲۸	کھار کا اپنے اعضا پر طعنہ
۴۵	وہاب کا خروج	۲۹	حضرت نوح سے طلب شہادت
۴۶	وہاب کی شرارت	۳۰	حضرت آدم و تقسیم اہل جنت و دوزخ
۴۷	وہاب سے مناظرہ	۳۱	ابلیس کا اہل جہنم سے خطاب
۴۸	نزول عیسیٰ علیہ السلام قتل و قبال	۳۲	اہل جہنم کے اعبام اور ان کی غذائیں
۴۹	امام مہدی و حضرت عیسیٰ کا دورہ	۳۳	حشر کے دن اہل ایمان کی حالت
۵۰	امام مہدی کی وفات - یا جوج کا خروج	۳۴	اعمال کا حساب
۵۱	ذکر کشمکش دو القرنین - قوم یا جوج کا خروج کی ہلاکت	۳۵	منافقین و بدوین لوگوں کی مدحالی
۵۲	عیسیٰ کی وفات حضرت جہاد کی خلافت مشرق و مغرب میں خفت	۳۶	اہل دوزخ و اہل جنت کی باہم گفتگو
۵۳	آفتاب کا مغرب سے طلوع وابتہ الارض کا ظہور	۳۷	موت کی ہلاکت جنت کے نعم و لذات
۵۴	جنوب کی طرف سے ہوا کا چلنا اور آگ کا نمودار ہونا	۳۸	جنتوں کے نام
		۳۹	اہل جنت کے قدر و قامت
		۴۰	ویدار آہی

منے کا پتہ نور محمد کثرہ بڑیان دہلی منبر

زمانے کا انقلاب اور اُس کی الٹ پھیر بھی قابلِ دید ہے ایک وہ زمانہ تھا جس میں ہم مسلمانوں کا اوڑھنا بچھونا عربی زبان تھا کیونکہ ہمارا قرآن مجید عربی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم عربی پیغمبر کی ہدایات و ارشادات سب عربی زبان میں تھے پھر جب لوگ عرب سے ہٹ کر مختلف بلاد و مختلف مقامات میں منتشر ہو گئے تو اختلاف بلاد کے ساتھ اختلاف زبان کا ہونا لازمی امر تھا ہی چنانچہ ہم لوگ مختلف زبانیں استعمال کرنے لگے مگر سب زبانوں میں عربی کے بعد جو عروج فارسی زبان نے پایا وہ کسی کو نصیب نہیں ہوا تمام مذہبی اور دینی کتابیں فارسی زبان کے سانچوں میں وصل وصل کر شائع ہونے لگیں اور مذہب اسلام کا ایک بہت بڑا ذخیرہ فارسی زبان میں جمع ہو گیا اب وہ زمانہ آیا جس میں اردو نے زنی کی لہذا بغیر مدت زمانہ مذہبی کتابیں عربی اور فارسی سے اردو کے قالب میں ڈھلنے لگیں دہلی کے نامور مولانا شاہ رفیع الدین صاحب نے رفیع عام کیلئے بہت سی کتابیں فارسی میں تصنیف فرمائیں جو اردو میں ترجمہ ہو کر شائع ہو چکی۔ انکی ایک کتاب قیامت نامہ فارسی جسکے مضامین کی بنیاد آیات قرآنیہ و احادیث پر ہے میری نظر سے گذر اور ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ ابھی تک اس کا اردو ترجمہ نہیں ہوا پس میں نے تبرکاً اور افادۃ للعوام اس کا اردو میں ترجمہ کر دیا خدا نے تعالیٰ مقبول فرمائے۔ العبد نور محمد ذفقہ اللہ التزود یغفر

۱۰ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خدا نے بزرگ و برتر کالاکھ لاکھ شکر ہو کہ اس نے اپنی ظاہری و باطنی بیشمار نعمتوں سے سرفراز فرمایا کہ جنہیں سب افضل حضور و رکائات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ و صحابہ وسلم کی رسالت ہو کہ آپ ہکو قیامت اور اس کے احوال مثلاً حشر حساب جنت و فزع وغیرہ سے آگاہ کریں پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہکو وہاں کی شقاوت سے نجات اور تحصیل سعادت کے اسباب بتائے اور قیامت کو علامات صغریٰ و کبریٰ کے ذریعہ سے نہایت وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہم پر روشن کر دیا یہ تقریر شیخ الدین تحریر کرتا ہے کہ ایک مرتبہ خاندان تیموریہ کے ابو العزم و ذی علم امرا کی مجلس میں قیامت کی بابت جو کچھ میرے دل میں حاضر تھا بیان کر رہا تھا اس پر انہوں نے کہا کہ اگر یہ مذکور تسلیم نہ کرو یا جائے تو نہایت مفید ثابت ہو گا پس جب حسب فرمایش میں نے اس کے متعلق کچھ لکھا تو دیگر اصحاب نے بھی اس مذکور کے مطور ہونے میں تاکید کی لہذا تحریر ہو تا رہی

قیامت کی علامتوں میں سے سب سے پہلی علامت حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود و سرتیاریا مسو  
اور وفات ہے کیونکہ آپ کے پیدا ہونے کے بعد کمالات میں سے سب سے بہترین کمال جو نبوت و رسالت ہی  
دنیا سے منقطع ہوا۔ اور آپ کی وفات حسرت آیات کی وجہ سے آسمانی وحی اور خبر کا سلسلہ دنیا سے موقوف  
ہوا آپ پر جہاں کے حکم کی تکمیل ہوئی تاکہ زمین کو مفسدون سے پاک کر دیں۔ یہ سب قیامت کی نشانیاں  
ہیں حضور نے قیامت کی سب سے علامتیں بیان فرمائی ہیں جو دو قسم پر منقسم ہیں اول علامات  
صغریٰ جو آپ کی وفات سے حضرت امام ہدی کے ظہور تک وجود میں آئیں گی دوم علامات کبریٰ  
جو حضرت مہدی علیہ السلام کے ظہور سے نفع صورت تک وجود میں آتی رہیں گی۔ اور آغاز قیامت یہیں  
سے ہوگا۔ قیامت کی علامات صغریٰ کے متعلق حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ پیغمبر  
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب حکام زمین و ملک کے لگان و محصول کو اپنی ذاتی دولت  
بنالیں (یعنی اسکو مصرف شرعی میں خرچ نہ کریں) زکوٰۃ بطور تاوان وصول کریں۔ لوگ امانت کو  
مال غنیمت کی طرح (جو کفار سے جہاد میں حاصل کیا جاتا ہے) حلال و طیب سمجھیں۔ شوہر اپنی بیوی  
کی بیجا اطاعت کرے۔ اولاد والدین کی نافرمانی اور بد لوگوں سے دوستی کرے۔ علم دین حصول  
دنیا کی غرض سے سیکھا جاوے۔ ہر قبیلہ و قوم میں ایسے لوگ سروار بن جاویں جو انہیں سب سے زیادہ  
کینیت بدخلق لاپبی ہوں۔ انتہائات ایسے اشخاص کے سپرد کئے جائیں جو ان کے لایق نہ ہوں خوف  
ضرر کی وجہ سے ایسے آدمیوں کی تعظیم و تکریم کجا کئے جو خلاف شرع ہوں بشر بخوری حکم کھلا ہونے  
لگے۔ آلات ہلو و لعب اور نائج گانے کا رواج ہو جائے۔ زنا کاری کی کثرت ہو امت کے بچے  
لوگ اگلوں پر لعنت و لعنہ زنی کرنے لگیں تو اس وقت جھکڑ کی بنابت سخت سُرخ رنگ کی  
آندھی اور دیگر علامات عذاب کے آنے کا انتظار کرو۔ جیسے زمین کا وہنسا آسمان سے تجھروں کا  
برسا صورتوں کا بدلجنا اس کے سوا اور علامات بھی اس طرح پے در پے ظہور پذیر ہونے لگیں گی۔

۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰  
۱۰۱  
۱۰۲  
۱۰۳  
۱۰۴  
۱۰۵  
۱۰۶  
۱۰۷  
۱۰۸  
۱۰۹  
۱۱۰  
۱۱۱  
۱۱۲  
۱۱۳  
۱۱۴  
۱۱۵  
۱۱۶  
۱۱۷  
۱۱۸  
۱۱۹  
۱۲۰  
۱۲۱  
۱۲۲  
۱۲۳  
۱۲۴  
۱۲۵  
۱۲۶  
۱۲۷  
۱۲۸  
۱۲۹  
۱۳۰  
۱۳۱  
۱۳۲  
۱۳۳  
۱۳۴  
۱۳۵  
۱۳۶  
۱۳۷  
۱۳۸  
۱۳۹  
۱۴۰  
۱۴۱  
۱۴۲  
۱۴۳  
۱۴۴  
۱۴۵  
۱۴۶  
۱۴۷  
۱۴۸  
۱۴۹  
۱۵۰  
۱۵۱  
۱۵۲  
۱۵۳  
۱۵۴  
۱۵۵  
۱۵۶  
۱۵۷  
۱۵۸  
۱۵۹  
۱۶۰  
۱۶۱  
۱۶۲  
۱۶۳  
۱۶۴  
۱۶۵  
۱۶۶  
۱۶۷  
۱۶۸  
۱۶۹  
۱۷۰  
۱۷۱  
۱۷۲  
۱۷۳  
۱۷۴  
۱۷۵  
۱۷۶  
۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰  
۲۰۱  
۲۰۲  
۲۰۳  
۲۰۴  
۲۰۵  
۲۰۶  
۲۰۷  
۲۰۸  
۲۰۹  
۲۱۰  
۲۱۱  
۲۱۲  
۲۱۳  
۲۱۴  
۲۱۵  
۲۱۶  
۲۱۷  
۲۱۸  
۲۱۹  
۲۲۰  
۲۲۱  
۲۲۲  
۲۲۳  
۲۲۴  
۲۲۵  
۲۲۶  
۲۲۷  
۲۲۸  
۲۲۹  
۲۳۰  
۲۳۱  
۲۳۲  
۲۳۳  
۲۳۴  
۲۳۵  
۲۳۶  
۲۳۷  
۲۳۸  
۲۳۹  
۲۴۰  
۲۴۱  
۲۴۲  
۲۴۳  
۲۴۴  
۲۴۵  
۲۴۶  
۲۴۷  
۲۴۸  
۲۴۹  
۲۵۰  
۲۵۱  
۲۵۲  
۲۵۳  
۲۵۴  
۲۵۵  
۲۵۶  
۲۵۷  
۲۵۸  
۲۵۹  
۲۶۰  
۲۶۱  
۲۶۲  
۲۶۳  
۲۶۴  
۲۶۵  
۲۶۶  
۲۶۷  
۲۶۸  
۲۶۹  
۲۷۰  
۲۷۱  
۲۷۲  
۲۷۳  
۲۷۴  
۲۷۵  
۲۷۶  
۲۷۷  
۲۷۸  
۲۷۹  
۲۸۰  
۲۸۱  
۲۸۲  
۲۸۳  
۲۸۴  
۲۸۵  
۲۸۶  
۲۸۷  
۲۸۸  
۲۸۹  
۲۹۰  
۲۹۱  
۲۹۲  
۲۹۳  
۲۹۴  
۲۹۵  
۲۹۶  
۲۹۷  
۲۹۸  
۲۹۹  
۳۰۰  
۳۰۱  
۳۰۲  
۳۰۳  
۳۰۴  
۳۰۵  
۳۰۶  
۳۰۷  
۳۰۸  
۳۰۹  
۳۱۰  
۳۱۱  
۳۱۲  
۳۱۳  
۳۱۴  
۳۱۵  
۳۱۶  
۳۱۷  
۳۱۸  
۳۱۹  
۳۲۰  
۳۲۱  
۳۲۲  
۳۲۳  
۳۲۴  
۳۲۵  
۳۲۶  
۳۲۷  
۳۲۸  
۳۲۹  
۳۳۰  
۳۳۱  
۳۳۲  
۳۳۳  
۳۳۴  
۳۳۵  
۳۳۶  
۳۳۷  
۳۳۸  
۳۳۹  
۳۴۰  
۳۴۱  
۳۴۲  
۳۴۳  
۳۴۴  
۳۴۵  
۳۴۶  
۳۴۷  
۳۴۸  
۳۴۹  
۳۵۰  
۳۵۱  
۳۵۲  
۳۵۳  
۳۵۴  
۳۵۵  
۳۵۶  
۳۵۷  
۳۵۸  
۳۵۹  
۳۶۰  
۳۶۱  
۳۶۲  
۳۶۳  
۳۶۴  
۳۶۵  
۳۶۶  
۳۶۷  
۳۶۸  
۳۶۹  
۳۷۰  
۳۷۱  
۳۷۲  
۳۷۳  
۳۷۴  
۳۷۵  
۳۷۶  
۳۷۷  
۳۷۸  
۳۷۹  
۳۸۰  
۳۸۱  
۳۸۲  
۳۸۳  
۳۸۴  
۳۸۵  
۳۸۶  
۳۸۷  
۳۸۸  
۳۸۹  
۳۹۰  
۳۹۱  
۳۹۲  
۳۹۳  
۳۹۴  
۳۹۵  
۳۹۶  
۳۹۷  
۳۹۸  
۳۹۹  
۴۰۰  
۴۰۱  
۴۰۲  
۴۰۳  
۴۰۴  
۴۰۵  
۴۰۶  
۴۰۷  
۴۰۸  
۴۰۹  
۴۱۰  
۴۱۱  
۴۱۲  
۴۱۳  
۴۱۴  
۴۱۵  
۴۱۶  
۴۱۷  
۴۱۸  
۴۱۹  
۴۲۰  
۴۲۱  
۴۲۲  
۴۲۳  
۴۲۴  
۴۲۵  
۴۲۶  
۴۲۷  
۴۲۸  
۴۲۹  
۴۳۰  
۴۳۱  
۴۳۲  
۴۳۳  
۴۳۴  
۴۳۵  
۴۳۶  
۴۳۷  
۴۳۸  
۴۳۹  
۴۴۰  
۴۴۱  
۴۴۲  
۴۴۳  
۴۴۴  
۴۴۵  
۴۴۶  
۴۴۷  
۴۴۸  
۴۴۹  
۴۵۰  
۴۵۱  
۴۵۲  
۴۵۳  
۴۵۴  
۴۵۵  
۴۵۶  
۴۵۷  
۴۵۸  
۴۵۹  
۴۶۰  
۴۶۱  
۴۶۲  
۴۶۳  
۴۶۴  
۴۶۵  
۴۶۶  
۴۶۷  
۴۶۸  
۴۶۹  
۴۷۰  
۴۷۱  
۴۷۲  
۴۷۳  
۴۷۴  
۴۷۵  
۴۷۶  
۴۷۷  
۴۷۸  
۴۷۹  
۴۸۰  
۴۸۱  
۴۸۲  
۴۸۳  
۴۸۴  
۴۸۵  
۴۸۶  
۴۸۷  
۴۸۸  
۴۸۹  
۴۹۰  
۴۹۱  
۴۹۲  
۴۹۳  
۴۹۴  
۴۹۵  
۴۹۶  
۴۹۷  
۴۹۸  
۴۹۹  
۵۰۰  
۵۰۱  
۵۰۲  
۵۰۳  
۵۰۴  
۵۰۵  
۵۰۶  
۵۰۷  
۵۰۸  
۵۰۹  
۵۱۰  
۵۱۱  
۵۱۲  
۵۱۳  
۵۱۴  
۵۱۵  
۵۱۶  
۵۱۷  
۵۱۸  
۵۱۹  
۵۲۰  
۵۲۱  
۵۲۲  
۵۲۳  
۵۲۴  
۵۲۵  
۵۲۶  
۵۲۷  
۵۲۸  
۵۲۹  
۵۳۰  
۵۳۱  
۵۳۲  
۵۳۳  
۵۳۴  
۵۳۵  
۵۳۶  
۵۳۷  
۵۳۸  
۵۳۹  
۵۴۰  
۵۴۱  
۵۴۲  
۵۴۳  
۵۴۴  
۵۴۵  
۵۴۶  
۵۴۷  
۵۴۸  
۵۴۹  
۵۵۰  
۵۵۱  
۵۵۲  
۵۵۳  
۵۵۴  
۵۵۵  
۵۵۶  
۵۵۷  
۵۵۸  
۵۵۹  
۵۶۰  
۵۶۱  
۵۶۲  
۵۶۳  
۵۶۴  
۵۶۵  
۵۶۶  
۵۶۷  
۵۶۸  
۵۶۹  
۵۷۰  
۵۷۱  
۵۷۲  
۵۷۳  
۵۷۴  
۵۷۵  
۵۷۶  
۵۷۷  
۵۷۸  
۵۷۹  
۵۸۰  
۵۸۱  
۵۸۲  
۵۸۳  
۵۸۴  
۵۸۵  
۵۸۶  
۵۸۷  
۵۸۸  
۵۸۹  
۵۹۰  
۵۹۱  
۵۹۲  
۵۹۳  
۵۹۴  
۵۹۵  
۵۹۶  
۵۹۷  
۵۹۸  
۵۹۹  
۶۰۰  
۶۰۱  
۶۰۲  
۶۰۳  
۶۰۴  
۶۰۵  
۶۰۶  
۶۰۷  
۶۰۸  
۶۰۹  
۶۱۰  
۶۱۱  
۶۱۲  
۶۱۳  
۶۱۴  
۶۱۵  
۶۱۶  
۶۱۷  
۶۱۸  
۶۱۹  
۶۲۰  
۶۲۱  
۶۲۲  
۶۲۳  
۶۲۴  
۶۲۵  
۶۲۶  
۶۲۷  
۶۲۸  
۶۲۹  
۶۳۰  
۶۳۱  
۶۳۲  
۶۳۳  
۶۳۴  
۶۳۵  
۶۳۶  
۶۳۷  
۶۳۸  
۶۳۹  
۶۴۰  
۶۴۱  
۶۴۲  
۶۴۳  
۶۴۴  
۶۴۵  
۶۴۶  
۶۴۷  
۶۴۸  
۶۴۹  
۶۵۰  
۶۵۱  
۶۵۲  
۶۵۳  
۶۵۴  
۶۵۵  
۶۵۶  
۶۵۷  
۶۵۸  
۶۵۹  
۶۶۰  
۶۶۱  
۶۶۲  
۶۶۳  
۶۶۴  
۶۶۵  
۶۶۶  
۶۶۷  
۶۶۸  
۶۶۹  
۶۷۰  
۶۷۱  
۶۷۲  
۶۷۳  
۶۷۴  
۶۷۵  
۶۷۶  
۶۷۷  
۶۷۸  
۶۷۹  
۶۸۰  
۶۸۱  
۶۸۲  
۶۸۳  
۶۸۴  
۶۸۵  
۶۸۶  
۶۸۷  
۶۸۸  
۶۸۹  
۶۹۰  
۶۹۱  
۶۹۲  
۶۹۳  
۶۹۴  
۶۹۵  
۶۹۶  
۶۹۷  
۶۹۸  
۶۹۹  
۷۰۰  
۷۰۱  
۷۰۲  
۷۰۳  
۷۰۴  
۷۰۵  
۷۰۶  
۷۰۷  
۷۰۸  
۷۰۹  
۷۱۰  
۷۱۱  
۷۱۲  
۷۱۳  
۷۱۴  
۷۱۵  
۷۱۶  
۷۱۷  
۷۱۸  
۷۱۹  
۷۲۰  
۷۲۱  
۷۲۲  
۷۲۳  
۷۲۴  
۷۲۵  
۷۲۶  
۷۲۷  
۷۲۸  
۷۲۹  
۷۳۰  
۷۳۱  
۷۳۲  
۷۳۳  
۷۳۴  
۷۳۵  
۷۳۶  
۷۳۷  
۷۳۸  
۷۳۹  
۷۴۰  
۷۴۱  
۷۴۲  
۷۴۳  
۷۴۴  
۷۴۵  
۷۴۶  
۷۴۷  
۷۴۸  
۷۴۹  
۷۵۰  
۷۵۱  
۷۵۲  
۷۵۳  
۷۵۴  
۷۵۵  
۷۵۶  
۷۵۷  
۷۵۸  
۷۵۹  
۷۶۰  
۷۶۱  
۷۶۲  
۷۶۳  
۷۶۴  
۷۶۵  
۷۶۶  
۷۶۷  
۷۶۸  
۷۶۹  
۷۷۰  
۷۷۱  
۷۷۲  
۷۷۳  
۷۷۴  
۷۷۵  
۷۷۶  
۷۷۷  
۷۷۸  
۷۷۹  
۷۸۰  
۷۸۱  
۷۸۲  
۷۸۳  
۷۸۴  
۷۸۵  
۷۸۶  
۷۸۷  
۷۸۸  
۷۸۹  
۷۹۰  
۷۹۱  
۷۹۲  
۷۹۳  
۷۹۴  
۷۹۵  
۷۹۶  
۷۹۷  
۷۹۸  
۷۹۹  
۸۰۰  
۸۰۱  
۸۰۲  
۸۰۳  
۸۰۴  
۸۰۵  
۸۰۶  
۸۰۷  
۸۰۸  
۸۰۹  
۸۱۰  
۸۱۱  
۸۱۲  
۸۱۳  
۸۱۴  
۸۱۵  
۸۱۶  
۸۱۷  
۸۱۸  
۸۱۹  
۸۲۰  
۸۲۱  
۸۲۲  
۸۲۳  
۸۲۴  
۸۲۵  
۸۲۶  
۸۲۷  
۸۲۸  
۸۲۹  
۸۳۰  
۸۳۱  
۸۳۲  
۸۳۳  
۸۳۴  
۸۳۵  
۸۳۶  
۸۳۷  
۸۳۸  
۸۳۹  
۸۴۰  
۸۴۱  
۸۴۲  
۸۴۳  
۸۴۴  
۸۴۵  
۸۴۶  
۸۴۷  
۸۴۸  
۸۴۹  
۸۵۰  
۸۵۱  
۸۵۲  
۸۵۳  
۸۵۴  
۸۵۵  
۸۵۶  
۸۵۷  
۸۵۸  
۸۵۹  
۸۶۰  
۸۶۱  
۸۶۲  
۸۶۳  
۸۶۴  
۸۶۵  
۸۶۶  
۸۶۷  
۸۶۸  
۸۶۹  
۸۷۰  
۸۷۱  
۸۷۲  
۸۷۳  
۸۷۴  
۸۷۵  
۸۷۶  
۸۷۷  
۸۷۸  
۸۷۹  
۸۸۰  
۸۸۱  
۸۸۲  
۸۸۳  
۸۸۴  
۸۸۵  
۸۸۶  
۸۸۷  
۸۸۸  
۸۸۹  
۸۹۰  
۸۹۱  
۸۹۲  
۸۹۳  
۸۹۴  
۸۹۵  
۸۹۶  
۸۹۷  
۸۹۸  
۸۹۹  
۹۰۰  
۹۰۱  
۹۰۲  
۹۰۳  
۹۰۴  
۹۰۵  
۹۰۶  
۹۰۷  
۹۰۸  
۹۰۹  
۹۱۰  
۹۱۱  
۹۱۲  
۹۱۳  
۹۱۴  
۹۱۵  
۹۱۶  
۹۱۷  
۹۱۸  
۹۱۹  
۹۲۰  
۹۲۱  
۹۲۲  
۹۲۳  
۹۲۴  
۹۲۵  
۹۲۶  
۹۲۷  
۹۲۸  
۹۲۹  
۹۳۰  
۹۳۱  
۹۳۲  
۹۳۳  
۹۳۴  
۹۳۵  
۹۳۶  
۹۳۷  
۹۳۸  
۹۳۹  
۹۴۰  
۹۴۱  
۹۴۲  
۹۴۳  
۹۴۴  
۹۴۵  
۹۴۶  
۹۴۷  
۹۴۸  
۹۴۹  
۹۵۰  
۹۵۱  
۹۵۲  
۹۵۳  
۹۵۴  
۹۵۵  
۹۵۶  
۹۵۷  
۹۵۸  
۹۵۹  
۹۶۰  
۹۶۱  
۹۶۲  
۹۶۳  
۹۶۴  
۹۶۵  
۹۶۶  
۹۶۷  
۹۶۸  
۹۶۹  
۹۷۰  
۹۷۱  
۹۷۲  
۹۷۳  
۹۷۴  
۹۷۵  
۹۷۶  
۹۷۷  
۹۷۸  
۹۷۹  
۹۸۰  
۹۸۱  
۹۸۲  
۹۸۳  
۹۸۴  
۹۸۵  
۹۸۶  
۹۸۷  
۹۸۸  
۹۸۹  
۹۹۰  
۹۹۱  
۹۹۲  
۹۹۳  
۹۹۴  
۹۹۵  
۹۹۶  
۹۹۷  
۹۹۸  
۹۹۹  
۱۰۰۰

بادشاہ روم کی شہادت عیسائیوں کا ملک شام پر قبضہ

جیسے تبلیغ کا ڈور انوٹ کر اس کے دانے کے بعد ویگرے گرتے گتے ہیں  
 دیگر احادیث میں آیا ہے کہ قیامت کی علامتوں میں سے نو مذاہبوں کی اولاد کی کثرت ہے علم و  
 بے ادب و نو دولت گوگوں کی حکومت۔ اعلیٰ بازی چہی بازی مساجد میں مکمل کو۔ ملاقات کی وقت  
 بجائے سلام کے گالی گلوچ بکھنا علوم و شریعہ کا کم ہونا۔ جھوٹ کو بہتر سمجھنا۔ دلوں سے امانت و دیانت  
 کا اٹھنا۔ فاضلوں کا علم سیکھنا۔ شرم حیا کا جاتا رہنا۔ مسلمانوں پر کفاروں کا چاروں طرف سے ہجوم کرنا  
 ظلم کا اس قدر بڑھنا کہ جس سے پناہ لینی مشکل ہو باطل مذہب جھوٹی حدیثوں اور بدعتوں کا فروغ پانا۔ جو جب  
 یہ تمام علامات و آثار نمایاں ہو جائیں تو عیسائی بہت سے ملکوں پر غلبہ کر کے قبضہ کر لینے۔ پھر ایک مدت کے  
 بعد عرب اور شام کے ملک میں ابوسفیان کی اولاد میں ایک شخص پیدا ہوگا جو سادات کو قتل کرے گا۔ اس کا حکم  
 ملک شام و مصر کے اطراف میں جاری ہو جائیگا۔ اس اثنا میں بادشاہ روم کی عیسائیوں کے ایک فرقہ  
 کے ساتھ جنگ اور دوسرے فرقہ سے صلح ہوگی۔ لڑنیوالا فرقہ قسطنطنیہ پر قبضہ کرے گا۔ بادشاہ روم  
 دار الخلافہ کو چھوڑ کر ملک شام میں آجائیگا۔ اور عیسائیوں کے مذکورہ فرقہ دوم کی اعانت و اسلامی  
 فوج ایک خونریز جنگ کے بعد فرقہ مخالف پر فتح ہوگی۔ دشمن کی شکست کے بعد فرقہ موافق میں سے  
 ایک شخص بول اٹھے گا کہ صلیب غالب ہوئی اور اسی کی برکت کی وجہ سے فتح کی شکل دکھائی دی پس مسکر  
 اسلامی لشکر میں ایک شخص اس سے مار پیٹ کرے گا اور کہے گا کہ نہیں دین اسلام غالب ہوا اور اسی کی  
 برکت سے فتح نصیب ہوئی یہ دونوں اپنی اپنی قوم کو مدد کیلئے پکارینگے کہ جس کی وجہ سے فوج میں غارتگی  
 شروع ہو جائیگی بادشاہ اسلام شہید ہو جائیگا۔ عیسائی ملک شام پر بھی قبضہ کر لینے۔ اور آپس  
 میں ان دونوں عیسائی قوموں کی صلح ہو جائیگی۔

امام ابوہریرہ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ میں کفار ایک دوسرے کو ہلاک  
 اسلام پر قابض ہوئے کیلئے اس طرح مدعو کرینگے جیسے کہ دسترخوان پر کھانے کے لئے ایک دوسرے کو مدعو کرتے ہیں کسی نے عرض کیا یا  
 رسول اللہ کیا اسوقت ہماری ہمدردی و قلیل ہوگی فرمایا نہیں بلکہ تم اس وقت کثرت سے ہو گے لیکن بالکل ایسے بلے بنیاد جیسے روکے  
 سے سننے جس کو غاشاک اور تھنار رعب و دشمنوں کے دل سے اٹھ جائیگا اور تھنار سے دلوں میں سستی پڑ جائیگی۔ ایک صحابی  
 نے عرض کیا حضور سستی کیا چیز ہے آپ نے فرمایا کہ تم دنیا کو دوست رکھو گے اور موت کو خوف کرو گے۔ اس حدیث کو ابوہریرہ اور امام احمد اور بیہقی نے دلائل البیہقی  
 میں دیکھا ہے اور صحیح ہے موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کو کوئی دنیوی و اخلاقی امور میں غفلت نہ لگائے کہ نہ ہم ملکر خدا اور رسول کو ہلاک  
 نہایت ہی غصہ ہے ساتھ پابند رہنا چاہیے تاکہ یہ بدترین مسلمان ثابت نہ ہوں جو ان احادیث کو صدق کہتے ہیں تعجب ہے کہ حدیث ابوہریرہ میں موجود ہے

بقیہ السیف مسلمان مدینہ منورہ چلے آئیے۔ عیسائیوں کی حکومت خیبر تک (جو مدینہ منورہ سے قریب ہی) پھیل جائیگی اس وقت مسلمان اس تجسس میں ہونگے کہ حضرت امام مہدی کو تلاش کرنا چاہئے تاکہ ان مصائب کے وسیعہ کے موجب ہوں۔ اور دشمن کے پنجہ سے نجات دلائیں حضرت امام مہدیؑ اس وقت مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوں گے مگر اس بات کے ڈر سے کہ مبادا لوگ مجھ جیسے ضعیف کو اس عظیم الشان کام کے انجام دہی کی تکلیف دیں کہ منظمہ چلے جائیے اس زمانے کے اولیاء کرام و ابدال عظام آپ کی تلاش کریں گے بعض آدمی ہدیت کے جھوٹے دعوے کریں گے ..... اور اس اثنا میں کہ مہدی رکن و مقام ابراہیم کے درمیان خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہونگے۔ آدمیوں کی ایک جماعت آپ کو پہچان لے گی۔ اور حیرا و کرا آپ سے بیعت کرے گی اس واقعہ کی علامت یہ ہے کہ اس سے قبل گذشتہ ماہ رمضان میں چاند و سورج کو گرہن لگ چکے گا اور بیعت کے وقت آسمان سے یہ ندا آئے گی ہذا خلیفۃ اللہ المہدیؑ فاستمعوا لہ واطیعوا۔ اس آواز کو اس جگہ کے تمام خاص و عام سن لینگے حضرت امام مہدیؑ سید اور اولاد و فاطمہؑ زہرا میں سے ہیں آپ کا قد و قامت قدرے لانا۔ بدن چست۔ رنگ کھلا ہوا۔ اور چہرہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کی مشابہ ہوگا۔ نیز آپ کے اخلاق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوری مشابہت رکھتے ہوں گے آپ کا اسم شریف محمد و والد کا اسم مبارک عبد اللہ والدہ صاحبہ کا نام آمنہ ہوگا۔ زبان میں قدرے لکنت ہوگی جس کی وجہ سے تنگ دل ہو کر کبھی کبھی ران پر ہاتھ مارتے ہونگے۔ آپ کا علم لدنی (افدا واد) ہوگا بیعت کے وقت عمر چالیس سال کی ہوگی خلافت کے مشہور ہونے پر مدنیہ کی فوجیں آپ کے پاس مکہ منظمہ چلی آئیں گی شام۔ عراق اور یمن کے اولیاء کرام و ابدال عظام آپ کی مصاحبت میں اور ملک عرب کے بے انتہا آدمی آپ کی افواج میں داخل ہو جائیں گے اور اس خواہش کو جو کعبہ میں مدفون ہے جس کو رتلج الکعبہ کہتے ہیں نکال کر مسلمانوں پر تقسیم فرمائیں گے جب یہ خبر اسلامی دنیا میں منتشر ہوگی تو خراسان سے ایک شخص کہ جسے لشکر کا مقدمہ امیر منصور نامی کے پوتے کا نام ہوگا ایک بہت بڑی فوج لیکر آپ کی مدد کیلئے روانہ ہوگا جو رستہ میں ہی بہت سے عیسائیوں اور بدوینوں کا صفایا

لے ابو داؤد یہ حدیث صحیح ہے کہ یہ حدیث بہ روایت ابو داؤد شکوہ منقولہ مطبوعہ نظامی میں موجود ہے اور صحیح ہے ابو داؤد ....

خراسان سے امام مہدی کی فوجی مدد۔ امام مہدی کی شکل و شمایل۔ حضور امام مہدی علیہ السلام علامات کبریٰ



کر دیگا۔ وہ سفیانی (کہ جس کا ذکر اب گزر چکا ہے) جو اہل بیت کا دشمن ہو گا جسکی پھیلاؤ قوم بنو کلب ہو گی۔ حضرت امام مہدی کے مقابلہ کے واسطے فوج بھیجے گا۔ جب یہ فوج مکہ و مدینہ کے درمیان ایک میدان میں آکر پہاڑ کے دامن میں مقیم ہو گی تو اسی جگہ اس فوج کے نیک و بد عقیدے والے سب کے سب جو حشر جائینگے اور قیامت کے دن ہر ایک کا حشر اس کے عقیدے و عمل کے موافق ہو گا مگر ان میں سے صرف دو آدمی بچ جائینگے۔ ایک حضرت مہدی کو اس واقع سے مطلع کرے گا اور دوسرا سفیانی کو افواج عرب کے اجتماع کا حال سن کر عیسائی بھی چاروں طرف سے فوجوں کے جمع کرنے میں کوششیں کریں گے اور اپنے اور روم کے مالک سے فوج کشیر لے کر امام مہدی علیہ السلام کے مقابلہ کے لئے (شام میں) مجتمع ہو جائیں گے ان کی فوج کے اس وقت ستر ہزار ہوں گے اور ہر چھوٹے کے پینچ بارہ ہزار (۸۴۰۰۰) سپاہ ہو گی۔ حضرت امام مہدی مکہ سے کوچ فرما کر مدینہ منورہ پہنچیں گے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے فارغ ہو کر شام کی جانب روانہ ہو جائیں گے دمشق کے قریب وجوار میں عیسائیوں کی فوج سے آمناسا منا ہو گا اس وقت حضرت مہدی کی فوج کے تین گروہ ہو جائیں گے ایک گروہ نصارے کے خوف سے بھاگ جائیگا خداوند کریم ان کی توبہ ہرگز قبول نہ فرمائیں گے باقی ماندہ فوج میں سے کچھ تو شہید ہو کر بدر واحد کے شہداء کے مراتب کو پہنچیں گے اور کچھ توفیق ایزوی فتح یاب ہو کر ہمیشہ کے لئے گمراہی اور انجرام بد سے جھٹکا راہ لیں گے۔ حضرت مہدی پھر دوسرے روز نصارے کے مقابلہ کے لئے نکلیں گے اس روز مسلمانوں کی ایک بڑی جمیعت عہد کر لے گی کہ بغیر فتح یا موت کے میدان جنگ سے نہ پیش گئے۔ پس یہ کل کے کل شہید ہو جائیں گے حضرت امام مہدی باقی ماندہ قلیل جماعت کے ساتھ شکر گاہ میں معاودت فرمائیں گے دوسرے دن پھر ایک جمیعت کشیر عہد کر لے گی۔

کہ موت یا فتح پس حضرت امام کے ہمراہ میدان کا رزار میں آکر بڑی بہادری کے بعد جام شہادت نوش کریں گے شام کے وقت حضرت مہدی تھوڑی سی جمیعت کیساتھ مراجعت فرمائیں گے تیسرے روز امیطرح ایک بڑی

جماعت متمم کھا کر پھر شہید ہو جائیگی حضرت امام مہدیؑ جماعت قلیل کے ساتھ اپنی قیامگاہ میں  
 واپس تشریف لے آئیں گے جو تھے دوز حضرت مہدیؑ رسدگاہ کی محاذ جماعت کو لیکر جو مقدار میں  
 بہت کم ہوگی وٹمن سے نبرد آزما ہوں گے۔ اس دن خداوند کریم انکو فتح مسلمین عطا فرمائے گا  
 عیسائی اس قدر قتل و غارت ہوں گے کہ باقیوں کے دماغ سے حکومت کی بوجانی رہ جائے گی اور بے سرو  
 سامان ہو کر نہایت ذلت و رسوائی کے ساتھ بھاگیں گے مسلمان ان کا تعاقب کر کے بہتوں کو چھوڑ دینا  
 کرونیٹے اس کے بعد حضرت مہدیؑ بے انتہا انعام و اکرام اس میدان کے شیر و ن جانبا زوں پر  
 تقسیم فرمائیں گے مگر اس مال سے کسی کو خوشی حاصل نہ ہوگی کیونکہ اس کی بدولت بہت سے خاندان  
 وہ قبائل ایسے ہوں گے کہ جن میں فی صدی ایک ایک آدمی بچا ہوگا۔ بعد ازاں حضرت  
 امام مہدیؑ بلا و اسلام کے نظم و نسق اور فرائض حقوق العباد کے انجام دہی میں مصروف ہوں  
 گے۔ چاروں طرف اپنی فوجیں پھیلا دیں گے۔ اور ان مہمات سے فارغ ہو کر فتح مطلقہ طغیانیہ  
 کے لئے کوچ فرمائیں گے۔ بحیرہ روم کے ساحل پر پہونچ کر قبیلہ بنو اسحاق کے ستر ہزار بیاد و کو  
 کشتیوں پر سوار کر کے اس شہر کی خلاصی کے لئے جس کو آجکل استنبول کہتے ہیں معین فرمائیں گے  
 جب یہ فضیل شہر کے نزدیک پہونچ کر نصرہ الدد اکبر بلند کریں گے تو اسکی تفصیل نام خدا کی برکت  
 سے منہدم ہو جائیگی۔ مسلمان بلا کر کے شہر میں داخل ہو جائیں گے۔ سرکشوں کو قتل کر کے ملک  
 کا انتظام نہایت عدل و انصاف کے ساتھ کریں گے۔ ابتدائی بیت سے اس وقت تک چھ ماہات  
 سال کا عرصہ گزرے گا۔ امام مہدیؑ ملک کے بندوبست ہی میں مصروف ہونگے کہ اتنا واہ اڑ گئی  
 کہ وصال نے مسلمانوں پر تباہی ڈالی ہے اس خبر کے سنتے ہی حضرت امام مہدیؑ ملک شام کی  
 طرف مراجعت فرمائیں گے۔ اور اس خبر کی تحقیق کے لئے پانچ یا نو سواری جتنے حق میں حضور سرور  
 کائنات صلعم نے فرمایا جو کہ میں ان کے اس باپوں و قبائل کے نام اور ان کے گھوڑوں کا رنگ جانتا  
 ہوں وہ اس زمانے کے روئے زمین کو آویسوں نے بہتر ہو گئے لشکر کے آگے پیچھے بطور طلیعہ روانہ ہو کر مسہوم  
 کر لینگے کہ یہ افواہ غلط ہے پس امام مہدیؑ عجلت و تسبی کو چھوڑ کر ملک کی خبر گیری کیغیرض سے آہنگی اختیار  
 فرمائیں گے ایسے کچھ عرصہ نہ لڑے گا کہ وصال خطا سر ہو جائیگا۔ وصال قوم یہودیوں سے ہوگا عوام میں اسکا تقبیح

و حال کا خروج - ذکر فتح مطلقہ حضرت امام مہدیؑ کی فتح عیسائیوں کی شکست

ہوگا۔ وائیں آنکھ میں پھلی ہوگی۔ گھونگر وار بال ہونگے۔ سواری میں ایک بہت بڑا گدا ہوگا۔ اولاً اسکا  
 ظہور ملک عراق و شام کے درمیان ہوگا جہاں نبوت و رسالت کا دعوے کرتا ہوگا پھر  
 وہاں سے اصعبان چلا جائیگا یہاں اس کے ہمراہ ستر ہزار یہودی ہوں گے یہیں سے خدائی کا  
 دعوے کر کے چاروں طرف فساد برپا کریگا۔ اور زمین کے اکثر مقامات پر گشت کر کے لوگوں سے  
 اپنے تئیں خدا کہوائے گا۔ لوگوں کی آزمائش کے لئے خداوند کریم اس سے بڑے حزن عادات  
 ظاہر کرائیگا۔ اس کی پشانی پر نقطہ رکھ کر لکھا ہوگا جسکی شناخت صرف اہل ایمان کر سکیں گے  
 اس کے ساتھ ایک آگ ہوگی جسکو دوزخ سے تعبیر کریگا اور ایک باغ جو جنت کے نام سے موسوم ہوگا  
 مخالفین کو آگ میں موافقین کو جنت میں ڈالے گا مگر وہ آگ و حقیقت باغ کے مانند ہوگی اور باغ آگ کی حالت  
 رکھتا ہوگا۔ نیز اس کے پاس اشیائے خرد ونی کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہوگا جس کو چاہیگا دیکھا جائے  
 کوئی فرقہ اس کی الوہیت کو تسلیم کریگا تو اس کے لئے اس کے حکم سے بارش برے گی۔ اناج  
 پیدا ہوگا۔ و رخت پھلدار مویشی موٹے تازے اور شیر وار ہو جائیگے۔ جو فرقہ اس کی مخالفت کریگا تو  
 اس سے اشیائے مذکورہ بند کر دیگا۔ اور اسی قسم کی بہت سی ایذا میں مسلمانوں کو پہنچائیگا مگر خدا کے فضل  
 سے مسلمانوں کو تسبیح و تہلیل کھانے پینے کا کام دیگی۔ اس کے خروج سے بشیر دو سال تک فطرہ چکا  
 ہوگا تیسرے سال دوران فطرہ ہی میں اسکا ظہور ہوگا۔ زمین کے مدفون خزانے اس کے حکم سے  
 اس کے ہمراہ ہو جائیں گے بعض آدمیوں سے کہیگا کہ میں تمہارے مردہ ماں باپوں کو زندہ کرتا ہوں  
 تاکہ تم اس قدرت کو دیکھ کر میری خدائی کا یقین کر لو پس شیاطین کو حکم دے گا کہ زمین میں سے  
 ان کے ماں باپوں کی تم شکل ہو کر نکلے۔ چنانچہ وہ ایسا ہی کرینگے اس کیفیت سے بہت سے ممالک پر  
 اس کا گذر ہوگا یہاں تک کہ وہ جب سرحدین میں پہنچے اور بدوین لوگ بکثرت اسکے ساتھ  
 ہو جائیں گے تو وہاں سے لوٹ کر کہ منظمہ کے قریب مقیم ہو جائے گا۔ مگر بسبب مخالفت

۱۔ صحیح بخاری صفحہ ۵۰۰۔ ۲۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۳۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۴۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۵۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۶۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۷۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۸۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۹۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۱۰۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۱۱۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۱۲۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۱۳۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۱۴۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۱۵۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۱۶۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۱۷۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۱۸۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۱۹۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۲۰۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۲۱۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۲۲۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۲۳۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۲۴۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۲۵۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۲۶۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۲۷۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۲۸۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۲۹۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۳۰۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۳۱۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۳۲۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۳۳۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۳۴۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۳۵۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۳۶۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۳۷۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۳۸۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۳۹۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۴۰۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۴۱۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۴۲۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۴۳۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۴۴۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۴۵۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۴۶۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۴۷۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۴۸۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۴۹۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۵۰۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۵۱۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۵۲۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۵۳۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۵۴۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۵۵۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۵۶۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۵۷۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۵۸۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۵۹۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۶۰۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۶۱۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۶۲۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۶۳۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۶۴۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۶۵۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۶۶۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۶۷۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۶۸۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۶۹۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۷۰۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۷۱۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۷۲۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۷۳۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۷۴۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۷۵۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۷۶۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۷۷۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۷۸۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۷۹۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۸۰۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۸۱۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۸۲۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۸۳۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۸۴۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۸۵۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۸۶۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۸۷۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۸۸۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۸۹۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۹۰۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۹۱۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۹۲۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۹۳۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۹۴۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۹۵۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۹۶۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۹۷۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۹۸۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۹۹۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔ ۱۰۰۔ معجم بخاری صفحہ ۱۰۰۔

فرشتوں کے مکہ معظمہ میں داخل نہ ہو سکے گا پس وہاں سے مدینہ منورہ کا قصد کرے گا اُس وقت مدینہ کے ساتھ دروازے ہوں گے ہر دروازے کی محافظت کے لیے خداوند کریم دو فرشتے تعین فرمایا جن کے دُور سے دجال کی فوج داخل شہر نہ ہو سکے گی۔ نیز مدینہ منورہ میں تین مرتب زلزلہ آئے گا جس کی وجہ سے بد عقیدے و منافق لوگ خائف ہو کر شہر سے نکل کر دجال کے پھندے میں گرفتار ہو جائیں گے اُس وقت مدینہ منورہ میں ایک بزرگ ہوں گے جو دجال سے مناظرہ کرنے کے لیے نکلیں گے دجال کی فوج کے قریب پہنچ کر اُن سے پوچھیں گے کہ دجال کہاں ہے وہ اُن کی گفتگو کو خلاف ادب سمجھ کر قتل کرنے کا قصد کریں گے مگر بعض اُن میں سے قتل سے مانع ہونگے اور کہیں گے کیا تم کو معلوم نہیں کہ ہمارے اور تمہارے خدا (دجال) نے منع کیا ہے کہ کسی کو بغیر اجازت کے قتل نہ کرنا۔ پس دجال کے سامنے جا کر بیان کریں گے کہ ایک گستاخ شخص آیا ہے اور آپ کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتا ہے۔ دجال اُن کو اپنے پاس بلائے گا جب وہ بزرگ دجال کے چہرے کو دیکھ کر تو فرمائیں گے میں نے تجھے پہچان لیا۔ تو وہی دجال ملعون ہے جسکی خبر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی لہٰذا تیری گمراہی کی حقیقت بیان فرمائی تھی دجال غصہ میں کہہ لے گا کہ اس کو اُسے سے چیر دو۔ پس وہ آپ کے دو ٹکڑے کر کے دائیں بائیں جانب ڈال دیں گے پھر دجال خود ان دونوں ٹکڑوں کے درمیان سے نکل کر لوگوں سے کہے گا اگر اب میں اس مردہ کو زندہ کر دوں تو تم میری خدائی پر پورا یقین کر لو گے وہ کہیں گے ہم تو پہلے ہی آپکی الوہیت کا یقین کر چکے ہیں اگر کسی قسم کا شک و شبہ دلیں نہیں رکھتے ہاں اگر ایسا ہو جائے تو ہم کو مزید اطمینان ہو جائے گا۔ پس وہ اُن دونوں ٹکڑوں کو جمع کر کے زندہ ہو گیا حکم دیا۔ چنانچہ وہ خدائے قدوس کی حکمت و ارادے سے زندہ ہو کر کہ لے گا اب تو مجھ کو پورا یقین ہو گیا تو وہی مردود دجال ہے کہ جسکی ملعونیت کی خبر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی دجال جھجھلا کر اپنے معتقدین کو حکم دیا کہ اس کو ذبح کر دو۔ پس وہ آپ کے حلق پر چھری پھیرینگے مگر اُس سے لے صحیح مسلم و بخاری ۵۳ صفحہ ۲۵۳ جہاں ۵۵ یہ حدیث آخر تک سلم شریف صفحہ ۲۴۲ انصاری میں آئی ہے۔

دجال سے مناظرہ مدینہ منورہ میں زلزلہ



اور نیز سے اُس کی کا تمام کر کے لوگوں پر اُس کی ہلاکت کا اظہار کریں گے کہتے ہیں کہ اگر حضرت عیسیٰ اُس کے قتل میں عجلت نہ کرتے تو بھی وہ آپ کے سانس سے اس طرح چلچلا تا جیسے پانی میں نمک۔ اسلامی فوج دجال کے لشکر کے قتل و غارت کرنے میں مشغول ہو جائیگی۔ یہودیوں کو جو اُس کے لشکر میں ہونگے کوئی چیز پناہ نہ دیگی۔ یہاں تک کہ اگر بوقت شب کسی تھیر یا درخت کی آڑ میں اُن میں سے کوئی پناہ گزین ہو تو وہ بھی آواز دیگا کہ اے خدا کے بندے دیکھ اس یہودی کو پکڑ اور قتل کر۔ مگر درخت عرق دُن کو پناہ دیکر اُٹھائے حال کر یگا زمین پر دجال کے شروفا و کا زمانہ چالیس روز تک رہے گا کہ جن میں سے ایک دن ایک سال کے ایک ایک مہینہ کے اور ایک ایک ہفتہ کے برابر ہوگا۔ باقی ماندہ ایام معمولی دنوں کے برابر ہونگے بعض روایتوں میں ہے کہ دنوں کی درازی بھی دجال کے استدراج کی وجہ سے ہوگی کیونکہ وہ ملعون آفتاب کو جس کرنا چاہے گا خداوند کریم اپنی قدرت کا ملہ سے اُس کی حسب مرضی آفتاب کو روک دیگا۔ اصحاب کرام نے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ جو روز ایک سال کے برابر ہوگا اُس میں ایک دن کی نماز پڑھنی چاہیے یا سال بھر کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اندازہ و تخمینہ کر کے ایک سال ہی کی نماز ادا کرنی چاہیے شیخ محمد بن الدین ابن عربی جو ارباب کشف و شہود کے متعین میں سے ہیں کہتے ہیں کہ اُس دن کی تصویر دلیں یوں آتی ہے کہ آسمان پر ایک ابر محیط طاری ہوگا اور ضعیف و خفیف روشنی جو عموماً ایسے ایام میں ہوا کرتی ہے تاریکی محض سے مبدل نہ ہوگی اور آفتاب بھی نمایاں نہ ہوگا پس لوگ بموجب شہر اندازہ و تخمینہ سے اوقات نماز کے مکلف ہونگے۔ واللہ اعلم بالصواب لا دجال کے فتنہ کے خاتمہ پر حضرت امام مہدی و حضرت عیسیٰ اُن شہروں میں کہ جن کو دجال نے تاخت و تاراج کر دیا ہوگا دوزخ فرمائیں گے۔ دجال سے تکلیف اٹھائے ہوئے لوگوں کو خدا کے یہاں اجر عظیم ملنے کی خوشخبری دیکر دلاسا و تسلی دیں گے۔ اور اپنی عنایات و نوازشات عامہ سے اُن کے دنیاوی نقصانات کی تلافی کریں گے۔ حضرت عیسیٰ قتل خنزیر شکت صلیب اور کفار

۱۵ صحیح مسلم و ابن ماجہ ۱۵ صحیح مسلم و ترمذی و بخاری ۱۵ ترمذی صفحہ ۳۲۵ - ۱۵ المطالع صحیح مسلم صفحہ ۱۴۸ - انصاری

۱۵ ترمذی صفحہ ۱۳۲ - ۱۵ المطالع و صحیح مسلم -

حضرت عیسیٰ و حضرت مہدی کا دورہ

سے جزیہ نہ قبول کرنے کے احکام صادر فرما کر تمام کفار کو اسلام کی طرف مدعو کرینگے  
خدا کے فضل و کرم سے کوئی کافر بلاد اسلام میں نہ رہے گا۔ تمام زمین حضرت امام مہدی کے  
عدل و انصاف کے چمکاروں سے منور و روشن ہو جائیگی۔ ظلم و بے انصافی کی بیخ کنی ہوگی۔ تمام  
لوگ عبادت و طاعت الہی میں سرگرم و مشغول ہونگے۔ آپ کی خلافت کی بیجا و سات۔ اٹھ یا نو  
سال ہوگی وضع ہے کہ سال عیدائین کے فتنہ اور ملک کے انتظام میں اٹھ یا نو سال جاں کھاتے جنگ جہل میں  
اور نو سال حضرت عیسیٰ کی معیت میں گزرینگا۔ اس حسابے آپ کی عمر ۴۴ سال کی ہوگی۔ بعد از ان حضرت  
امام مہدی کا وصال ہو جائیگا۔ حضرت عیسیٰ آپ کے جنازے کی نماز پڑھا کر دفن فرمائینگے  
اس کے بعد تمام چھوٹے بڑے انتظامات حضرت عیسیٰ کے ہاتھ میں آجائیں گے تمام مخلوق  
نہایت امن و امان کے ساتھ زندگی بسر کرتی ہوگی کہ خدا کی طرف سے آپ پر وحی نازل ہوگی  
کہ میں اپنے بندوں میں سے ایسے طاقتور بندوں کو ظاہر کرنے والا ہوں کہ کسی شخص کو ان کے  
مقابلہ کی تاب نہ ہوگی پس میرے خالص بندوں کو کوہ طور پر لجاتا کہ وہاں پناہ گزین ہو جائیں  
حضرت عیسیٰ کوہ طور کے قلعہ میں جو ابھل موجود ہے نزول فرما کر اسباب حرب و سامان رسد ہوتا  
کرنے میں سرگرم ہوں گے کہ اس اثنا میں قوم یاجوج و ماجوج سد سکندر کو توڑ کر  
مڈی دل کی طرح چاروں طرف پھیل جائینگے۔ سوائے مضبوط قلعہ کے کہیں ان سے  
خلاصی کی صورت نہ ہوگی لوگوں کے قتل و غارت کرنے میں بالکل دریغ نہ کریں گے۔ یہ  
لوگ یافت بن نوح کی اولاد میں سے ہیں۔ ان کا ملک انتہائے بلاد و شمال بیرون ہفت  
اقلم میں ہے ان کے جانب شمال دریائے شور ہے کہ جس کا پانی شدت برووت  
کی وجہ سے اس قدر غلیظ و منجمد ہے کہ جس میں جہاز رانی ناممکن ہے ان  
کے شرقی و غربی اطراف میں دیواروں کی مانند دو بڑے بلند پہاڑ واقع ہیں  
جن میں آمد رفت کا رستہ نہیں۔ ان دونوں پہاڑوں کے درمیان ایک  
کھائی تھی۔ جس میں سے یاجوج و ماجوج نکل نکلا کر اوھر کے لوگوں کو لوٹ لیا کرتے تھے کہ جس کو

۱۔ ابوداؤد ترمذی ۵۰۰ حاکم ۵۰۰ ترمذی صفحہ ۳۲۲ ص ۱۰۰ المطالع ۵۰۰ صحیح مسلم صفحہ ۴۱۰ انصاری ۵۰۰ عالم التنزیل میں کھاتا  
آٹھ شہرے لوگوں میں پناہ گزین ہو جائیں گے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قلعوں میں کی دشمن ہوگی ۵۰۰ بخاری صفحہ ۶۱۰ ۵۰۰ بحوالہ۔

سکندر زوالقرنین نے ایک ایسی آہنی دیوار سے کہ جسکی بلندی اُن دونوں پہاڑوں کی چوٹیوں تک پہنچتی ہے اور مٹائی ہوئی گولی ہے بند کر دیا ہے پس وہ دن پھر نقب زنی اور توڑنے میں مصروف رہتے ہیں مگر اتنا سو راخ ہو گیا تھا کہ جتنا انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی کے درمیان حلقہ سے پیدا ہوتا ہے مگر ابھی تک سفر نہیں کر آدمی نکل سکے جب اُنکے خروج کا وقت آجنگا تو یہ دیوار ٹوٹ جائیگی اور وہ وہاں سے نکل گئے اُنکی تعداد اس قدر ہے کہ جب انکی اول جماعت بحیرہ ظہیرہ میں پہنچیں گی تو اُس کو کل پانی پی پی کر خشک کر دے گی۔ بحیرہ طبرستان میں ایک مربع چشمہ ہے کہ جس کا پاٹ سات سات یا دس دس کوں تہا اور نہایت گہرا ہے جب پہچلی جماعت وہاں پہنچے گی تو کیسی کہ شاید اسکا کبھی پانی نہ ہوگا ظلم قتل غارت گری پر وہ داری خدا دی اور قید کرنے میں مشغول ہو جائیگے اسی کیفیت سے چلتے ہوئے جب ملک خاشام میں آئیں تو کہیں گے اب ہم نے زمیں والوں کو تو نیست و نابود کر دیا جلوا آسمان والوں کا بھی خاتمہ کر دیں پس آسمان پر تیر چلیں گے خداوند کریم اپنی قدرت سے ان کو خون آلودہ کر کے لوٹا دیگا یہ دیکھ کر وہ بڑے خوش ہوں گے کہ اب تو ہمارے سوا کوئی نہیں رہا۔ اس فتنہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر غلہ کی اس قدر تنگی ہوئی کہ کھانے کا کھانا سوسا شرفی تک ہو جائیگا۔ آخر حضرت عیسیٰ دعا کے لیے کھڑے ہوں گے آپ کے صحابہ آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر آئین کہیں گے پس خداوند کریم ایک قسم کی یاری کر جبکہ عربی میں نفع کہتے ہیں نازل کرے گا یہ ایک قسم کا دانہ ہے جو بھیڑیا بکری کی ناک گردن میں نکلتا ہے اور طاعون کی طرح تھوڑی سی دیر میں ہلاک کر دیتا ہے پس قوم یا جمع و ما جمع اس مہلک مرض سے ایک ہی رات میں تباہ ہو جائے گی۔ حضرت عیسیٰ اس حال سے آگاہ ہو کر چند آدمیوں کو بیرون قلعہ نقیش حال کے لیے بھیجیں گے۔ اور ان سڑی ہوئی لاشوں کی بدبو سے لوگوں کی زندگی مکر رہو گی + اس مصیبت کے دفعہ کی غرض سے حضرت عیسیٰ پھر منہ اپنے ساتھیوں کے دست بدعا ہوں گے تب خداوند تعالیٰ لمبی لمبی گردن اور جسم والوں جانوروں کو

لَهُ تَوَلَّاهُ نَفْسٌ رَّا اَنْفِثَتْ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ تِلْكَ اَمْثَلُ ۝۱۱ -

انصاری ص ۲۰۲۔ انصاری ص ۲۰۲ شریف ص ۱۱۱۔ انصاری -

سکندر زوالقرنین

قوم یا جمع و ما جمع



جن کو عربی میں عنقا کہتے ہیں بھیجیگا پس وہ جاؤں بعضوں کو تو کھالینگے اور بعضوں کو مختلف چیزوں اور دریائے شور میں پھینک دیں گے اور اُن کے خون وزر داب سے زمین کو پاک کر نیکی غرض سے بہت بڑی بابرکت بارش ہوگی جو متواتر چالیس روز تک رہیگی جس سے کوئی پختہ و خام مکان بڑا خیمہ اور پھپر بغیر ٹپکے نہ رہیگا۔ اس بارش کی وجہ سے پیداوار نہایت ہی بابرکت و باافراط ہوگی یہاں تک کہ ایک سیر اناج اور ایک گائے و بکری کا دودھ ایک کنبر کے لیے کافی ہوگا۔ تمام لوگ آرام و آسائش میں ہوں گے زندہ لوگ مردوں کی آرزو کریں گے۔ روئے زمین پر سوائے اہل ایمان کے اور کوئی نرمیگا کینہ و حسد لوگوں سے اُٹھے جائیگا سب سب احسان و طاعت و بندگی میں مصروف ہو جائیں گے۔ سانپ اور دندے لوگوں کو ایذا نہ پہونچائیں گے۔ قوم یا حجاج و تاجرج کی تلواروں کی نیام و کمانیں ایک عرصہ تک بطور ایندھن کام میں آئیں گی حالات مذکورہ بالا سات سال تک روبرہ ترقی رہیں گے اس کے بعد باوجود کثرت خیرات و طاعات کی خواہشات نفسانی قدرے ظہور پذیر ہونے لگیں گی یہ سب واقعات حضرت عیسیٰ کے عہد میں ہوں گے دنیا میں آپ کا قیام چالیس سال تک رہیگا۔ آپکا کلج ہوگا اولاد پیدا ہوگی پھر آپ انتقال فرما کر حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مطہرہ میں مدفون ہوں گے۔ بعد ازاں قبیلہ تحقان میں سے ایک شخص سخی جہاہ باشندہ ملاک یمن آپکے خلیفہ ہوں گے جو نہایت ہی عدل و انصاف کیساتھ امور خلافت کو انجام دینگے اُنکے بعد چند اور بادشاہ ہونگے جنکے عہد میں کفر و ہبل کی رسوم عام ہو جائیگی اور علم بہت کم ہو جائیگا اسی اثناء میں ایک مکان مشرق میں ”سمر“ مغرب میں ”ہنس“ جلیگاہیں منکرین تقدیر ہلاک ہو جائیں گے نیز انھیں دونوں میں ایک بڑا دھواں نمودار ہو کر زمین پر چھایا جائیگا جس آدمی منگ آجائیں گے مسلمان تو صرف ضعف دماغ و آواز و کدورت حواس و زکام میں مبتلا ہوں گے مگر منافقین و کفار ایسے بیہوش ہو جائیں گے کہ بعض ایک دن بعض دو بعض تین دن میں ہوشیار ہوں گے یہ دھواں چالیس روز تک مسلسل رہیگا پھر مطلع

۱۔ مسلم صفحہ ۴۰۰ انصاری تہ ترمذی اور یہ حدیث صحیح ہے ۲۔ کتاب الاقار ابن جوزی و مشکوٰۃ ۳۔ مسلم شریف ۴۔ بخاری و مسلم شریف ۵۔ صحیح مسلم ۶۔ ابو داؤد اور ترمذی اور یہ حدیث صحیح ہے ۷۔ صحیح مسلم۔





ہوتے ہی آگ پھر تعاقب کرے گی اور آدمی اس سے بھاگین گے اس طرح کرتے کرتے ملک شام تک پہنچا دے گی اس کے بعد آگ لو ٹکر غائب ہو جائیگی بعد ازاں کچھ لوگ جب طن اہلی کیوچے اپنے ملکوں کی طرف روانہ ہو گئے مگر بحیثیت مجبوعی بڑی آبادی ملک شام میں رہیگی قرب قیامت کی یہ آخری علامات ہیں اس کے بعد قیام قیامت کی اول علامت یہ ہے کہ لوگ تین چار سال تک غفلت میں پڑے رہیں گے اور دنیاوی نعمتیں لاموال اور شہوت رانیاں کثرت ہو جائیں گی کہ جمیع کیمین جو ٹھم عاشورہ بھی ہو گا صبح ہوتے ہی لوگ اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہو جائیں گے کرنا گاہ ایک ہا ربک لمبی آواز آدمیوں کو سنائی دے گی یہی نفع صورت ہو گا تمام اطراف کے لوگ اس کے سننے میں یکساں ہوں گے اور حیران ہوں گے کہ یہ آواز کیسی ہے کہاں سے آتی ہے پس رفتہ رفتہ یہ آواز مانند کڑک بجلی کے سخت و بلند ہوتی جائیگی۔ آدمیوں میں کسی وجہ سے بڑی بے چینی و بے قراری پھیل جائیگی جب وہ پوری سختی پر آجائے تو لوگ خوف و ہیبت کی وجہ سے مرنے شروع ہو جائیں گے زمین میں زلزلہ آئے گا جس کے ڈر سے لوگ گھروں کو چھوڑ کر میدانوں میں بھاگیں گے اور وحشی جانور خائف ہو کر لوگوں کی طرف میل کرینگے زمین جان بوجھ شق ہو جائیگی سمندر ابل کر قریب دجوار کے مواضعات پر چڑھ جائیں گے آگ مجھ جائیگی نہایت محکم و بلند پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر تیز ہوا کے چلنے سے ریت کی موافق اڑیں گے۔ گرد و غبار کے اٹھنے اور اندھیوں کے آنے کے سبب جہاں تیر و تار ہو جائیگا وہ آواز دم بدم آہستہ ہوتی جائیگی یہاں تک کہ اس کے نہایت ہولناک ہونے پر آسمان پھٹ جائیگا ستارے ٹوٹ ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔

جب آدمی مر جائیں تو ملک الموت ابلیس کی قبض روح کے لیے متوجہ ہوں گے یہ ملعون چاروں طرف دوڑتا پھرے گا۔ ملائکہ گریز ہائے آنشیں سے مار مار کر لوٹاؤں گے اور اس کی روح قبض کر لیں گے۔ سکرات موت کی جتنی محالیف تمام افراد بنی آدم پر گزری ہیں اس پر تنہا گزریگی نفع صورت کے مسلسل چھ ماہ تک پھٹنے کے بعد نہ آسمان رہیگا نہ ستارے نہ پہاڑ۔

لے مع اسماء ہما قرآن عیدیں آیا ہے۔ اِذَا اَذْنُوتُ اِلَآذْ اُذْنُ رَ لَوْ اَلْهَآءُ قَرَّآنِ یَ بَ ی اِذَا اَلُو  
حَیْ نَسَّ حَیْثُ کَانَ یَعْنِیْ حَیْثُ جَوْتِ وَحَیْ جَانُوْر اَدْمِیُوْنِ کِیْسَا تَہْ اَکْھُتَہُ کَہْ جَآئِیْنِ گَہْ تَہْ رَیْعَ الدِّیْنِ تَہْ تَوْرَ تَعَالٰی وَتَنْشِقُ  
اَلْاُذْوَءُ تَہْ تَوْرَ تَعَالٰی وَ اِذَا اَلْجَاوُذُ مَجْرُوْتٌ یَعْنِیْ جَبْ وَرِیَا جَلِیْنِ شَاوِعْ عِبْدَ الْقَاوِرِ تَہْ تَوْرَ تَعَالٰی وَ اِذَا اَلْجَاوُذُ لَسَعَتْ

نفع صورت

ابلیس کی موت کا بیان

نہ سمندر نہ اور کوئی چیز سب کے سب نیست و نابود ہو جائیگی فرشتے بھی مرجائیں گے گو کہتے ہیں کہ آٹھ چیزیں  
 نکلے ستی ہیں اول عرش دوم کرسی سوم لوح - چارم قلم - پنجم ہشت ششم صور ہفتم دوزخ ہشتم ارواح  
 لیکن ارواح کو بھی بخودی و بیہوشی لاحق ہو جائیگی۔ بعضوں کا قول ہے کہ یہ آٹھ چیزیں بھی  
 قحطی دیر کے لیے معدوم ہو جائیں گی۔ حاصل کلام جب سوائے ذات باری تعالیٰ کوئی اور  
 باقی نہ رہے تو خداوند رب العزت فرمائے گا۔ کہاں ہیں بادشاہاں و درعیاں سلطنت کس کے  
 یہ آجکی سلطنت ہے پھر خودی ارشاد فرمائیگا۔ خدا سے یکتا و تبار کے لیے ہے پس ایک  
 وقت تک صرف ذات واحد ہی رہیگی۔ پھر ایک مدت کے بعد کہ جسکی مقدار سوائے اس کے  
 اور کوئی نہیں جانتا از سر نو سلسلہ پیدائش کی بنیاد قائم کرے گا۔ آسمان زمین اور فرشتوں کی  
 پیدا کرے گا زمین کی ہیئت اس وقت ایسی ہوگی کہ اس میں عمارتوں۔ درختوں۔ پہاڑوں  
 اور سمندروں وغیرہ کا نشان نہ ہو گا اس کے بعد جس جس مقام سے لوگوں کو زندہ کرنا  
 منظور ہو گا تو اسی جگہ پہلے انکی ریڑھ کی ہڈی کو پیدا کر کے رکھ دیا جائیگا اور ان کے  
 دیگر اجزائے جسمانی کو اس ہڈی کے متصل رکھ دینے کی ریڑھ کی ہڈی اس ہڈی کو کہتے ہیں  
 جس سے تمام جسم کی ہڈیوں کی پیدائش شروع ہوتی ہے۔ ترتیب اجزاء کے بعد ان اجزاء  
 مرکبہ پر گوشت و پوست چڑھا کر جو صورت ان کے مناسب حال ہو عطا ہو جائیگی قالب  
 جسمانی کے تیار ہونے کے بعد تمام ارواح کو صورت میں داخل کر کے حضرت اسماعیل کو  
 حکم ہو گا کہ انکو پوری طاقت سے پھونکیں اور خود خداوند کریم ارشاد فرمائیگا قسم ہے میرے  
 عز و جلال کی کوئی روح اپنے قالب سے خطا نہ کرے گی پس روہیں اپنے اپنے جسموں میں اس طرح  
 آجائیں گی جیسے گھونسلوں میں پرندے۔ صور اسماعیل میں تعداد ارواح کے موافق سوراخ ہیں  
 جن میں سے روہیں پھونکنے پر ہر روہ کی طرح نکل کر اپنے اپنے قالبوں میں داخل ہو جائیں گی اور  
 ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ان کا رابطہ جسموں سے قائم ہو جائیگا۔ اور سب کے سب زندہ ہو جائیں گے۔ اسکے بعد  
 صمد پھر پھونکا جائیگا جس کی وجہ سے زمین پھٹ کر تمام لوگ برآمد ہوں گے اور گرتے پڑتے

لَهُ كُنِ الْمَلِكُ الْيَوْمَ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارُ ۝ صبح بخاری و مسلم صفحہ ۷۷۸۔ مطبوعہ انصاری



تک لوگ انہیں تکالیف و مصائب میں مبتلا رہینگے اور سات گروہوں کو جن کا ذکر آگے آجیگا سایہ میں  
 جگہ دی جائیگی۔ تمام روایتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ سایہ والے گروہ چالیس فرقوں پر مشتمل ہونگے  
 پس آخر لوگ لاچار ہو کر شفاعت کی غرض سے حضرت آدم کے پاس جا کر عرض کریں گے کیا ابلا ہوا شر  
 تہی وہ شخص ہو جو خداوند نے اپنے دست قدرت پیدا کیا۔ فرشتوں سے سجدہ کرایا جنت میں  
 سکونت عطا فرمائی اور تمام انبیائے کے نام سکھائے پس آج آپ ہماری شفاعت کیجئے تاکہ ہکود خداوند کریم  
 ان مصائب و نجات سے آپ فرمائیں گے کہ خداوند کریم آج استغفر بر سر غضب ہو کر آیا ہے نہ تھا اور  
 نہ آئندہ ہوگا۔ چونکہ مجھے ایک لغزش تشریف دہی ہے وہ یہ کہ باوجود ممانعت میں کیوں ہوں کا دہکھایا  
 پس اس کے مواخذہ سے ڈرتا ہوں مجھ میں شفاعت کرنے کی طاقت نہیں ہے مگر حضرت نوح کے پاس جاؤ  
 کہ وہ اول نبی ہیں جسکو خدا نے لوگوں کی ہدایت کے لیے بھیجا پس لوگ آپ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے  
 کہ اے نوح آپ ہی وہ پیغمبر ہیں جو سب پہلے آدمیوں کی ہدایت کیلئے بھیجے گئے اور آپ کو  
 خدا نے بندہ شکر گذار کا لقب عطا فرمایا ہماری حالت زار کو دیکھ کر ہماری شفاعت کیجئے آپ فرمائیں گے  
 کہ آج خداوند کریم ایسا بر سر غضب ہو کر نہ بھی تھا نہ ہوگا اور مجھے ایک لغزش ہوئی ہے وہ یہ کہ میں نے  
 ادب کا لحاظ نہ کر کے اپنے بیٹے کی غرقابی کے وقت بارگاہ اہی میں اسکی نجات کا سوال کیا تھا پس  
 اس کے مواخذہ سے ڈرتا ہوں میرا منہ نہیں کہ شفاعت کر سکوں مگر ہاں حضرت ابراہیم کے  
 پاس جاؤ کہ خداوند قدوس نے انکو اپنا خلیل فرمایا ہے پس لوگ آپ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے  
 خداوند نے آپکو خلیل کے خطاب سے ملقب کیا ہے اور آگ کو آپ کے واسطے برودت سلام کر دیا امام غزالی  
 بنایا پس ہماری شفاعت کیجئے تاکہ ان تکالیف سے رہائی ہو آپ فرمائیں گے آج خداوند قدوس تعالیٰ بر سر غضب

۱۔ یہ حدیث صحیح سند آتی ہے ۵۵ قور تعالیٰ وَ لَا تَقْرَبُوا هَٰذَا وَلَٰكِن مَّا نَكُفِّرُ بَعَثَ هَٰذَا هَٰذَا ۖ تَنَزَّلُ تَامِينَ الظَّالِمِينَ ۖ تَأْذَنُ لَهَا  
 الْفِطْنُ عَنْهَا ۖ ۵۶ قور تعالیٰ ذُرِّيَّةٌ مِّنْ حَمَلِكُمْ مَعْ فُجُورِهِمْ إِنَّكَ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا ۵۷ وَ تَاكُلُوا  
 فِي مَعَادٍ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي أَخْشَىٰ وَرَأَيْتُ وَعْدَكَ الْخَيْرَ وَ أَنتَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ ۖ قَالَ يَنْبَغِي  
 إِنَّكَ لَبِيسٌ مِّنْ أَهْلِكَ ۖ ذَرَاهُ عَلَىٰ غَيْرِ صَمَلٍ ۖ فَلَا تَسْتَلِينَ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۖ وَإِنِّي كَهِلْتُ أَنَّ  
 تَكُنْ مِّنْ أُمَّةٍ هِلَيْنَ سَوْدُ ۖ ۵۸ قور وَ اتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا ۖ وَ سَمَّىٰ رُءُوسَهُ ۖ وَ رَدَّ  
 تَعَالَىٰ قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَ سَلَامًا عَلٰى إِبْرَاهِيمَ ۖ ۵۹ سُوْرَةُ انْبِيَا

ہے کہ نہ کبھی ایسا ہوا نہ ہو گا۔ مجھے تین مرتبہ ایسا کلام سرزد ہوا ہے کہ جس میں جھوٹ کا وہم ہو سکتا ہے پس اس کے مواخذہ سے ڈرتا ہوں اس لیے مجھ میں شفاعت کرنیکی قوت نہیں ہے یہ بات معلوم کر نیک قابل جو کہ حضرت ابراہیمؑ سے حسبِ میل تین موقوفوں پر ایسا کلام سرزد ہوا جو حسین جھوٹ کا وہم ہو سکتا ہے اول یہ کہ ایک مرتبہ آپؑ کی قوم نے عید کے دن عمدہ عمدہ کھانے پکا کر اپنے بتوں کے سامنے رکھ دیئے پھر بتخانہ کے دروازوں کو بند کر کے عید منانے کے لیے نہایت کروفر کے ساتھ میدان میں گئے حضرت ابراہیمؑ سے بھی کہا کہ آپؑ بھی ہمارے ساتھ چلیے اپنے ستاروں کی طرف دیکھ کر جواب دیا کہ میری طبیعت ناساز معلوم ہوتی ہے۔ یہ اول کلام ہے جس میں ایہام کذب ہو سکتا ہے دوم یہ کہ جب قوم میدان مذکور میں چلی گئی تو آپؑ ہنر ہاتھ میں لیکر بتخانہ میں قفل کھول کر داخل ہوئے اور بتوں سے کہنے لگے کہ یہ لذیذ نعمتیں کیوں نہیں کھاتے جب انھوں نے کچھ جواب نہ دیا تو پھر فرمانے لگے کہ مجھ سے کیوں نہیں بولتے۔ جب اس پر بھی دھما موش رہے تو آپؑ نے تمام کو توڑ ڈالا۔ مگر بڑے بت کے صرف ناک کان توڑے اور تبر کو اس کے کاغذ پر رکھ دیا اور دروازے کو بدستور قفل کر کے گھر تشریف لے آئے۔ کفار جب میدان سے واپس آئے تو اس ماجرے کو دیکھ کر آگ بگولا ہو گئے اور اس فعل کے مرتکب کے تجسس میں ہوئے انہیں بعض کہنے لگے کہ ہم نے ایک جوان مسیحی ابراہیمؑ کو بتوں کی مذمت کرتے ہوئے سنا ہے یہ کام اس کا معلوم ہوتا ہے پس ابراہیمؑ کو بلا کر پوچھا کیا یہ کام تو ہی نے کیا ہے۔ آپؑ نے فرمایا نہیں بلکہ اس بڑے بت نے کیا ہے۔ دیکھو ہنر کو کاغذ پر دھر رکھا ہے اور غصہ میں آ کر بچاروں کو توڑ ڈالا ہے۔ پس تم لوگ انھیں شکستہ اور مجروح بتوں سے پوچھو تاکہ وہ حقیقت حال کو خود بیان کر دیں یہ دوسرا ایہام کذب ہے سوم یہ کہ جب حضرت

لہ قَوْلَ تَعَالَى فَانظُرْ نَظْرًا بَاطِنًا فَإِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّى ۝ تَعَالَى تَعَالَى أَلَا تَأْتِيكُمْ سَاعِدَةٌ مِّنْ سِوَاهِ اللَّهِ ۚ قَالُوا لَنَرَاهَا كَافَّةً مَّا كَانُوا عَلَيْهِمْ ۚ فَانظُرْ نَظْرًا بَاطِنًا فَإِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّى ۝

النصف تَعَالَى تَعَالَى أَلَا تَأْتِيكُمْ سَاعِدَةٌ مِّنْ سِوَاهِ اللَّهِ ۚ قَالُوا لَنَرَاهَا كَافَّةً مَّا كَانُوا عَلَيْهِمْ ۚ فَانظُرْ نَظْرًا بَاطِنًا فَإِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّى ۝ تَعَالَى تَعَالَى أَلَا تَأْتِيكُمْ سَاعِدَةٌ مِّنْ سِوَاهِ اللَّهِ ۚ قَالُوا لَنَرَاهَا كَافَّةً مَّا كَانُوا عَلَيْهِمْ ۚ فَانظُرْ نَظْرًا بَاطِنًا فَإِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّى ۝



ابراہیم اپنے شہر کو چھوڑ کر بحران میں چچا کے پاس تشریف لے گئے اور وہاں چچا زاد بہن سارہ سے شادی کر لی اور پھر یہاں سے بھی بوجہ مخالفت دینی چچا سے جدا ہو کر اور سارہ کو اپنے ساتھ لے کر مصر کی طرف ہجرت کی اُس وقت مصر میں ایک ظالم بادشاہ تھا جو ہر خوب صورت عورت کو زبردستی چھین لیتا تھا۔ اگر عورت اپنے شوہر کے ساتھ ہوتی تھی تو اُس کو قتل کر دیتا تھا اگر سوائے شوہر کے کوئی اور وارث ساتھ ہوتا تھا تو اُس کو کچھ دے دلا کر راضی کر لیتا تھا جب حضرت ابراہیم وہاں پہنچے تو اس ماجرے کو سنکر حیران ہو گئے اتنے میں اس ظالم بادشاہ کے سپاہیوں نے اگر ہچاک یہ عورت تیری کون ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ میری بہن ہے یہ اس لیے فرمایا کہ سارہ آپ کی چچا زاد بہن تھیں نیز بموجب اس حکم کے کہ انما المؤمنون اخوة آپس میں دینی بھائی بہن ہوتے تھے اور سارہ رضی اللہ عنہا کو بھی سمجھا دیا کہ اگر تم سے کوئی پوچھے تو کہنا کہ یہ میرا بھائی ہے یہ تمیرا ایہام کذب ہے قصہ مختصر یہ ہے کہ اُس ظالم بادشاہ کے آدمی حضرت سارہ کو لے گئے تو حضرت ابراہیم نماز میں مشغول ہوئے۔

خداوند کریم نے اپنی قدرت کاملہ سے اُن تمام پردوں اور دیواروں کو جو درمیان میں حائل تھیں اٹھا دیا۔ یہاں تک کہ ایک لمحہ بھی حضرت سارہ آپ کی نظر سے غائب نہ ہوئیں سپاہیوں نے حضرت سارہ کو اس ظالم کے مکان میں لے جا کر بٹھا دیا جب وہ ظالم آپ کے پاس آیا تو تین مرتبہ نیت بر سے ہاتھ بڑھانا چاہا لیکن ہر مرتبہ اُس کے اعضا شل ہو کر بیہوشی کی سی حالت تارای ہو جاتی تھی۔ اور تائب ہو کر حضرت سارہ سے طالب دعا ہوتا تھا کہ میری رہائی ہو۔ پس آپ کی دعا سے بحال ہو جاتا تھا۔ آخر کار اُس نے سپاہیوں سے بلا کر کہا کہ یہ جادو گر فتنہ ہے اسکو فوراً یہاں سے لے جاؤ اور ہاجرہ کو اس کے ہمراہ کر کے نہایت احتیاط کے ساتھ حضرت ابراہیم کے پاس پہنچا دو۔ آپ مصر کو ناپسند کر کے ملک شام کی طرف روانہ ہوئے اور وہیں سکونت اختیار کی یہاں یہاں تک حضرت ابراہیم کے ایہام کذب کا قصہ تمام ہوا آدم برسر مطلب حضرت ابراہیم کو لے لے۔

حدیث اخیر تک صحیح بخاری و مسلم شریف میں موجود ہے۔

سے فرمائیں گے کہ حضرت موسیٰ کے پاس جاؤ کیونکہ خداوند کریم نے اودن کو اپنا کلیم بنایا ہے پس لوگ آپ کی طرف آئیں گے اور کہیں گے اے موسیٰ آپ ہی وہ شخص ہیں جسے بغیر کسی واسطہ خداوند نے گفتگو کی اور تورات اپنی دست قدرت سے لکھ کر دی ہماری شفاعت کیجئے آپ جواب دیں گے۔ اے خدا تعالیٰ آج اسقدر برسر غضب کہ نہ کبھی ایسا ہوا تھا نہ ہوگا میرے ہاتھ سے ایک قطبی شخص بغیر اسکی اجازت مقتول ہو چکا ہے اس کے موافقہ سے ڈرتا ہوں اُس شخص میں شغلعت کوئی قدرت نہیں ہے ہاں حضرت عیسیٰ ابن مریم کے پاس جاؤ پس وہ حضرت عیسیٰ کے پاس آکر کہیں گے اے عیسیٰ خدا نے آپ کو روح اور اپنا کلمہ کہا جسے ریل کو آپ کا رفیق بنایا آیات بیّنات عطا کیں آج ہماری شفاعت کیجئے تاکہ خداوند تعالیٰ ان مصائب و نجات دے آپ فرمائیں گے خداوند آج کے دن اسقدر برسر غضب ہو کہ نہ کبھی ایسا ہوا تھا نہ ہوگا۔ چونکہ میری اُمت نے کبھی تو مجھ کو خدا کا بیٹا قرار دیا اور کبھی عین خدا اور ان اقوال کی تعلیم کو میری طرف منسوب کیا پس میں ان اقوال کی تحقیقات کے موافقہ سے ڈرتا ہوں تا ب شفاعت نہیں کہتا۔ البتہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ پس لوگ آنحضرت صلعم کے پاس آکر کہیں گے۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ محبوب خدا ہیں خدا نے آپ کو گلے پھلے تمام گناہوں کی معافی کی خوشخبری دی ہے۔ پس اگر دیگر لوگوں کو خدا کی طرف سے ایک قسم کے عتاب کا خوف ہو تو ہسی مگر آپ تو اس سے محفوظ و مامون ہیں آپ خاتم النبیین ہیں اگر آپ بھی بکوفتی میں جواب دیں تو ہم کس کے پاس جائیں آپ ہمارے لیے درگاہ الہی میں شفاعت کیجئے تاکہ ہم کو ان مصیبتوں سے رہائی ہو آپ ارشاد فرمائیں گے کہ ہاں مجھ ہی کو خدا نے اس لائق بنایا ہو تمہاری شفاعت کرنی آج میرا حق ہے پس آپ درگاہ ایزدی کی جانب متوجہ ہوں گے حق تعالیٰ اُس روز جبریل کو براق دیکر تمام لوگوں کے سامنے بھیجے گا۔ آنحضرت صلعم اس پر سوار ہو کر آسمان کی طرف روانہ ہوں گے آدمیوں کو آسمان پر ایک نہایت

لہ ذر قال و دخل المدينۃ علیہم غفلۃ من اهلہا فانجدہا رجلیین یقتلکون الی ان کال فی کثرۃ منی یقتل علیہ اللہ لہ قولہ تعالیٰ یغفر لک اللہ ما اقلک مر من ذنوبک و ما تاخذہ من رحمۃ اللہ و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین و کان اللہ وکل شیء علیہا احزاب

نورانی و کشادہ مکان دیکھا جس میں حضور داخل ہو جائینگے اس مکان کا نام مقام محمود ہے  
 پس جب تمام لوگ اس مکان میں آچکے داخل ہوتے ہوئے دیکھ لینگے تو آپ کی تعریف و توصیف کرنے  
 لگیں گے حضور کو یہاں سے عرشِ معلیٰ پر چلتی ابھی نظر آئیگی جبکو دیکھتے ہی آپ سات روز تک  
 مسلسل سجدہ رہینگے تب ارشاد الہی ہوگا کہ اے محمد سر اٹھاؤ جو کہو گے سنو گے جو مانگو گے  
 دوں گا اگر شفاعت کرو گے قبول کروں گا پس حضور اپنے سر مبارک کو اٹھا کر خدا سے قدس کی  
 اس قدر حمد و ثناء بیان کریں گے کہ اولیں و آخرین میں سے کسی نے نہ کی ہوگی باوجود اس کے آپ  
 فرمائیں گے کہ میں مکاتفہ حمد و ثناء ادا نہ کر سکا اس کے بعد آپ ارشاد فرمائیں گے اے خدا تو نے  
 بندہ بہرہ جبریل وعدہ فرمایا تھا کہ قیامت کیدن جو تو چاہیگا سودن گا پس میں اس عہد کا ایفا چاہتا  
 ہوں۔ حق تعالیٰ جو ابارشاد فرمایا جبریل نے جو کچھ پیغام پہنچایا تھا وہ بالکل بجا اور درست تھا  
 آج بیشک میں تجھ کو خوش کروں گا اور تیری شفاعت قبول کروں گا۔ زمین کی طرف جاؤ میں بھی  
 زمین پر جلوہ افروز ہونے والا ہوں۔ بندوں کا حساب لیکر ہر ایک کو حسب اعمال جزا و دوکلی  
 پس حضور سرور کائنات زمین پر واپس تشریف لے آئیں گے لوگ آپ سے دریافت  
 کریں گے کہ خداوند نے ہمارے حق میں کیا ارشاد فرمایا۔ آپ جواب دیں گے خدا سے  
 قدوس زمین پر جلوہ افروز ہونے والا ہے۔ ہر ایک کو حسب اعمال جزا و دوکلی۔ اسی اثنا میں  
 ایک بہت بڑا نور نہایت ہولناک آواز کیسا تھا آسمان سے زمین پر اتر گیا۔ قریب آنے پر فرشتوں کی  
 تسبیح و تہلیل کی آوازیں سنائی دینگی لوگ ان سے پوچھیں گے کہ ہمارا پروردگار اسی نور میں  
 ہے فرشتے جواب دیا کہ اے خداوند کریم کی شان اس سے کہیں برتر ہے ہم تو آسمان و دنیا کے  
 فرشتے ہیں۔ اور اتر کر زمین کے دور ترین کناروں پر صاف بستہ ہو جائیں گے بعد ازاں  
 اس سے کہیں زیادہ نور موموں ہولناک آواز کے آسمان سے نازل ہوگا نزدیک پہنچنے پر لوگ  
 پھر پوچھیں گے کیا تجلیات ابھی اسی نور میں ہیں فرشتے جواب دیں گے کہ خدا سے قدوس

لہ و لا تعلق لمن الیکل تعجذہم کافلہ لک عسی ان یتبعک ربک مقامہ عجمی د اسودہ فی اسرائیل لہ قولہ تعالیٰ ربکا و ربک

والملک مقاصفاً جیحیم یکمئید یجہدک لایا سجد یتن کرہ لک انسان وانی لک الذ کمری اور ۱۔ پیغمبر تباردا

بروردگار نورانی افروز ہوگا اور فرشتے صاف بستہ ہوں اور ان جن ہم سب کو بروردگار فرما کر چاہیگا اسدن انسان جینے کا کائنات و کسبتہ کا کلمہ

اس سے کہیں بڑھ رہے ہیں تو دوسرے آسمان کے فرشتے ہیں۔ پس یہ فرشتے بھی پہلے فرشتوں کے قریب صنف بستہ ہو جائینگے اس طرح ہر ایک آسمان کے فرشتے پہلے سے زیادہ عظمت و جلال کیساتھ یکے بعد دیگرے اتر کر سابق فرشتوں کے قریب سلسلہ وار صنف بستہ ہو جائیں گے اسکے بعد عرش معلّٰی کے فرشتے نازل ہو کر سب کے آگے صنف بستہ ہو جائیں گے پھر حضرت اسرافیلؑ کے پھونکنے کا حکم ہو گا جسکی آواز سننے ہی تمام لوگ بیہوش ہو جائیں گے مگر صرف حضرت موسیٰ جو تجلیات الہی کو کوہ طور پر دیکھ کر بیہوش ہو گئے تھے برداشت کر سکیں گے پس حق تعالیٰ عرش پر جلوہ فرما کر نزول فرمایا گا اس عرش کو آٹھ فرشتے اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ اسکے اگلے حصے کو اس مقام پر جہاں آج کل بیت المقدس میں صخرہ معلق ہے رکھ دینگے اس عرش کے زیر سایہ بیٹھ کر حدیث حسب ذیل سات گروہوں کو جو دیکھا جائیگا (۱) بادشاہ عادل (۲) نوجوان عابد (۳) وہ شخص جو محض ذکر الہی اور نماز کی غرض سے ہمیشہ مسجد سے دلی لگاؤ رکھے (۴) وہ شخص جو خلوت و تنہائی میں شوق و خوف الہی کی وجہ سے تضرع و زاری کرے (۵) وہ شخص جو عاصلاً لوجہ اللہ ایک دوسرے سے محبت کریں اور ظاہر و باطن میں یکساں ہوں (۶) وہ شخص جو خیرات اس طرح کرے کہ سوائے خدا کے اور اس کے کوئی نہ جانے (۷) وہ شخص جسکو وزن حسنیہ و جمیلہ وصاحب ثروت بغرض فعل بہ طلب کرے اور وہ محض خوف الہی کی وجہ سے باز رہے بعض روایتوں میں ان کے علاوہ کچھ اور گروہوں کا بھی ذکر آیا ہے یہ واضح رہے کہ عرش کا سایہ ان گروہوں پر نہایت سخت گرمی و تیزی آفتاب کی حالت میں ہو گا جیسا کہ پہلے مذکور ہو چکا۔ کیفیت نزول عرش بوجہ بیہوشی کے کسی کو معلوم نہو گی۔ اس کے بعد پھر اسرافیلؑ کو صور پھونکنے کا حکم ہو گا جس کے سبب تمام لوگ ہوش میں آجائیں گے اور عالم غیب و شہود کے درمیان جو پرے آج تک حائل تھے اٹھ جائیں گے۔ اور فرشتے جن اعمال، اقوال، بہشت و دوزخ، عرش

سَلَّمَ تَعَالٰی وَ تَخَفَنِي الصُّورُ فَصَيِّقْ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ اَلَا مَنْ شَاءَ اللهُ مُسَوِّدَةً زَمْرًا۔

ترجمہ اور صور پھونکا جائیگا پس تمام آسمان اور زمین کے رہنے والے بیہوش ہو جائیں گے مگر وہ جسکو خدا چاہے ذکر بیہوش نہوے صبح بخاری صبح مسلم سَلَّمَ تَعَالٰی وَ تَخَفَنِي الصُّورُ فَصَيِّقْ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ اَلَا مَنْ شَاءَ اللهُ مُسَوِّدَةً زَمْرًا۔

صبح مسلم سَلَّمَ تَعَالٰی وَ تَخَفَنِي الصُّورُ فَصَيِّقْ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ اَلَا مَنْ شَاءَ اللهُ مُسَوِّدَةً زَمْرًا۔



جائینگے تو پھر ملائکہ کو حکم ہو گا کہ بہشتی کو بہشت کے دروازے پر اور دوزخی کو دوزخ کے دروازے پر قھوڑی قھوڑی دیے کے لیے کھڑا کر کے واپس لے آؤ۔ جب وہ دونوں میدانِ محشر میں واپس آئیں تو بہشتی سے پوچھا جائیگا کہ آیا تو نے اپنی تمام عمر میں کبھی سختی بھی دیکھی ہے کیلکہ نہیں کیونکہ میرے رگ دریشہ میں اسقدر راحت و فرحت ساگئی ہے کہ کوئی سختی میرے خیال تک میں نہیں رہی پھر دوزخی سے سوال ہو گا کہ تو نے اپنی تمام عمر میں کبھی آرام بھی پایا تھا گھگھ کا کہ میرے روئیں روئیں میں اسقدر تکالیف۔ رنج الم و بے آرامی سراپت کر گئی ہے کہ راحت کا خیال و وہم بھی تو نہیں رہا۔

اس کے بعد اعمالِ ذی صورت بنا کر حاضر کئے جائیں گے نماز روزہ حج۔ زکوٰۃ جہاں تلاقِ تلاوتِ قرآن ذکرِ الہی وغیرہ عرض کریں گے خداوند اہم حاضر ہیں۔ سب کو حکم ہو گا کہ قسم نیک اعمال ہو اپنی اپنی جگہ پر کھڑے رہو موقع پر تم سے دریافت ہو گا اُن کے بعد اسلام حاضر ہو کر کیلکہ خدا و ندا تو سلام ہے میں اسلام ہوں حکم ہو گا۔ قریب آ کیو مکہ آج تیری ہی وجہ سے لوگوں سے مواخذہ ہو گا اور تیرے ہی سببے لوگوں سے درگزر کی جائیگی لفظ اسلام سے مضمونِ کلہ تو حید مراد ہے۔ وا شرا علم۔ بعد ازاں ملائکہ کو حکم ہو گا کہ ہر ایک کے اعمال نامہ کو اُس کے پاس بھیج دو۔ پس ہر ایک کا نامہ اعمال اُس کے ہاتھ میں آ جائے گا۔ مومنین کے سامنے کے رخ سے دائیں ہاتھ میں کفار کو پشت کی طرف سے بائیں ہاتھ میں۔ جب ہر ایک اپنے اپنے اعمال نامہ کو دیکھیں تو بموجبِ اس آیت کے ایک ہی نظر میں اپنے نیک و بد اعمال کو ملاحظہ کریگا لیکن ہر ایک کی حالت اصلی اور مرتبہ کے انہار کے لیے خداوند کی حکمت اس بات کی مقتضی ہو گی کہ ہر ایک سے اعمال کے متعلق سوال کیا جائے اول کافروں سے تو حید و شرک کے متعلق سوال ہو گا وہ جواب دیتے ہوئے شرک سے صاف انکار کر دیں گے کہ ہم نے ہرگز شرک نہیں کیا۔ اُن کے قائل کرنے کے لیے زمین کے اُس قطعہ کو جس پر وہ شرک

لے کر تعلقا۔ وَاللّٰهُ مَا كُنَّا مُشْرِکِیْنَ۔ خدا کی قسم ہم تو مشرک نہیں تھے۔

قیامت کے دن اعمال

اعمال ناموں کا ذکر



کتنی محنت و کوشش کی علامت و پوشیدہ طور پر خدا کی وصایت اور اپنی رسالت کے اثبات میں کس قدر کوشش و جانفشانی کی۔ کھلی دلیلوں اور سچے دل سے انکو ثابت کیا۔ کیا تمہیں یاد نہیں کہ طواغیتوں نے تمہیں قتل کرنے کی سازش کی اور تمہیں ایسا جواب دیا تھا اسی طرح اپنی تبلیغ اور ان کے انکار کے دیگر قصاصیں یاد دلائی گئیں۔ مگر وہ صاف مکر جانی گئے اور کہیں گے کہ ہم تو تمہیں جانتے بھی نہیں اور نہ کبھی تم سے کوئی خدا کی حکم سنا۔ اس پر خداوند کریم ارشاد فرمایا گا کہ اے نوح اپنی تبلیغ و رسالت کے گواہ پیش کر آپ عرض کریں گے۔ میرے گواہ امتیاز حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پس اس امت کے علم و صدیقین اور شہداء حاضر کر دیجئے جانی گئے۔ وہ عرض کریں گے۔ ہاں ہم ان کے گواہ ہیں بے شک تو نے انکو رسول بنا کر تبلیغ احکام کے لیے اس قوم کے پاس بھیجا تھا ہماری دلیل یہ ہے وَكَذَلِكَ أَكُنَّا نُرِيكَ آيَاتِنَا فِي كُلِّ مَلَأَةٍ مِنْهُمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا مُمْسِيْنًا عَامًا۔ فَاخْتَرْنَا هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ فَأَنْتَ مِنْهُمْ۔ اے امت نوح کے کافر کہیں گے کہ تو تمہارے زمانے میں تھے نہ تم نے ہماری حالت دیکھی نہ ہماری گفتگو سنی پھر تمہاری شہادت ہمارے مقدمہ میں کیوں کر قابل سماعت ہو سکتی ہے اس پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا گئے کہ جو کچھ میری امت نے کھا وہ بالکل بجا و درست ہے۔ کیونکہ انکو اس حقیقت حال کا ثبوت دینا میں بذریعہ خبر آہی جو معائنہ و مشاہدے سے کہیں قوی ہے۔ پہونچا ہے تب جا کر یہ کافر ساکت ہو کر ملزم قرار پائیں گے ان کے بعد اسی طرح حضرت ہود حضرت صالح حضرت ابراہیم حضرت شعیب حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ وغیرہ علیہم السلام کی امتیں بالترتیب مقابلہ و مباحثہ کر کے بالآخر قائل ہو جائیں گی اور ملزم قرار پائیں گی۔ اس کے بعد عذر و عذرت کرتے ہوئے کہیں گی اے خداوند فی الواقع ہم نے نہیں سمجھا۔ خطا وار گزشتہ کار ہیں لیکن ان تمام خرابیوں کے باعث اور لوگ تھے پس ہمارے عذاب کو انکی گردنوں پر رکھ اور ہکو دنیائیں واپس لیجئے تاکہ وہاں تیرے احکام کو قبول کر کے نیک عمل کریں۔ ہار گاہ ایزدی سے جو امارشاد ہو گا کہ تمہارا عذر قابل سماعت نہیں جو سمجھانے کا

لَهُ تَوَلَّىٰ إِيَّايَ إِذْ كُنْتُ إِلَيْهِمْ وَأَسَرُّدِي لَهُمْ بِمَآرِدِ الْمَوَدِّعَةِ قَوْلَهُ تَعَالَىٰ لَكُمْ نُوْا شُهَدَاءُ عَلَيْكُمْ أَتَقْرَأُونَ فِیْ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ  
الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدٌ إِنَّهُ قَوْلُهُ تَعَالَىٰ وَتَبَيَّنَّا أَنْخَرُجْنَا نَعْلُكَ مَا كُنَّا غَائِبِينَ الَّذِي كُنَّا نَعْلُكَ مَعْرُوضَةً فَاحْطِرْ



حق تھا وہ ادا ہو چکا تم کو ہم نے مدت دراز تک فرصت دی تھی اب دُنیا میں واپس جانا  
 ممکن ہے پس اُن کے جو کچھ نیک اعمال ہوں گے وہ نیست و نابود کر دیئے جائیں گے اور  
 اعمال بد کو برقرار رکھا جائیگا کیوں کہ اُنہوں نے اپنے زعم میں جو کچھ نیک اعمال بتوں کے  
 لیے کئے تھے وہ ہار گاہ الہی میں مقبول نہیں ماسوا اُن کے جو کچھ اُنہوں نے خدا کے لیے  
 کئے تھے اُن کا بسبب جہالت معرفت و مخالفت احکام الہی دُنیا ہی میں صلہ دیدیا گیا اس لیے  
 آخرت میں جزا کے متحق نہ رہے پس حضرت اکرم کو حکم ہو گا کہ اپنی اولاد میں سے دوزخیوں کا  
 گروہ علیحدہ کر دو آپ عرض کریں گے کس حساب سے ارشاد باری ہو گا کہ فی ہزار ایک آدمی جنت  
 کیلئے اور نو سو نانوے دوزخ کی واسطے۔ اُس وقت لوگوں میں اس قدر ہل چل ہو گی کہ بیان سے باز رہیں  
 پھر حکم ہو گا کہ جس جس شخص نے عمل کیا ہے وہ اپنے اپنے معبود سے خود جا کر طالب جزا ہو  
 پس جو وقت وہ اپنے اپنے معبودوں کی جستجو میں ہوں۔ تو بت پرستوں کے واسطے و شیاطین  
 جو بتوں سے تعلق رکھتے پرستی و سرکشی کے باعث بنے تھے اور غواب بیداری میں نہ نئے  
 کرشمے دکھاتے تھے سامنے آجائیں گے۔ اور جاعثین کہ حضرت عیسیٰ و ملائکہ و دیگر انبیاء و اولیاء کو پوجتی  
 تھیں چونکہ یہ صاحبین اُنکے اعمال بد سے بیزار تھے اور حقیقت اُنکی مگرابی کے باعث بھی شیاطین  
 ہی تھے لہذا ہی شیاطین اُنکے سامنے آجائیں گے پس جو فرشتے انتظام پر مامور ہوں گے وہ اُن کو دریافت  
 کریں گے آیا تمہارے معبود یہی ہیں وہ اپنے پورے یقین کیساتھ جو اس مناسبت معنوی کے  
 جو اُنکو بتوں کیساتھ تھی کہیں گے حقیقت ہمارے معبود یہی ہیں ملائکہ اُن سے کہیں گے کہ انھیں کے ساتھ  
 چلے جاؤ تاکہ تم کو تمہارے اعمال کی جزا و سزا تک پہنچا دیں پس یہ بسبب شدت پیاس اپنے  
 معبودوں سے پانی طلب کریں گے اس پر اُنکے لیے سراب یعنی چمکتا ہوا ریت نمودار ہو جائیگا وہ اُسکو  
 سہ قرآن تعالیٰ کو کہ گمراہ مائتہ مکرر یہ من تکرر جاء کما الذین یزعمون فاطر کیا دنیا میں بنے مگر اس قدر غیبی  
 دی تھی کہ سچائی کا ظاہر سچائی کو بخوبی معلوم کر سکتا اور ملائکہ بخیر و بد خبر رہیں گے کہ یہاں پر ریت بھی کسی کی طرح کھمکھاتی ہے  
 یَسْأَلُونَ سَلَامًا یَا مَعْشَرُ الْمَسْلُومِ سَلَامٌ قَوْلَ قَالِ مَنْ أَهْلٌ مِنْ يَدِ عَمْرِو بْنِ دُونَ اللَّهِ مَنْ لَا  
 یَسْجُدُ لَهُ إِلَّا یَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ ۝ وَإِذَا اخْتَلَتْ النَّاسُ كَانُوا  
 لَهُمْ أَعْدَاءُ وَكَانُوا لِإِبْرَاهِيمَ كُفْرًا ۝

حضرت اکرم و یقین  
 مشرکین کو اپنے معبودوں سے طلب جزا کا حکم

پانی سمجھ کر دوڑیں گے پہونچنے پر ان کو معلوم ہو گا کہ وہ تو آگ ہے جو بڑی لہٹوں سے  
 آگ کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ اس وقت دوزخ میں سے لمبی لمبی گرونیں نکلیں گی جو دانوں کی طرح  
 آگ کو چن چن کر دوزخ میں ڈال دیں گی جب کفار آگ میں مجتمع ہو جائیں۔ تو شیطان۔ آگ کے نمبر پر  
 چڑھ کر سکوا اپنی طرف بلائیگا۔ وہ اس گمان سے کہ یہ ہمارا سردار ہے کسی نہ کسی مکر و حیلہ سے ہکو  
 نجات دلائیگا اسکے پاس آجائینگے پس شیطان کیلگا کہ خدا کے تمام احکام بجا و درست  
 تھے میں تمہارا اور تمہارے باپ کا دشمن تھا مگر یہ یاد رہے کہ تم میں سے کسی کو زبردستی سے  
 اپنی طرف نہیں کھینچا البتہ برے کاموں کی ترغیب دی تم نے سبب کم عقلی و خام طبعی میرے دوسو سو کو  
 سچا جان کر اختیار کیا پس اس وقت اپنے آپ پر ہی ملامت کرو نہ کہ مجھ پر۔ علاوہ ازیں مجھے کسی قسم کی  
 نجات و خلاصی دلائے کی امید نہ کہنا۔ اس یاں و نا امید کی کے جواب کو مسکرا کر پسینہ طعن کرنے  
 لگیں گے تابع و متوسل سب یہ چاہیں گے کہ اپنے وبال کو دوسرے پر ڈال کر خود سبکدوش ہو جائیں  
 مگر یہ خیال محال و میوہ ہو گا۔ اور قہر کے فرشتے ان کو کشتاں کشتاں میں تمام تک پہونچائیں گے جو  
 ان کے اعمال و عقائد سے مناسبت رکھتا ہو گا دوزخ کی آگ یہاں کی آگ سے ستر حصے زیادہ گرم  
 ہے۔ اس کا رنگ شمع میں سفید تھا پھر ہزار برس بعد سرخ ہو گیا اب سیاہ ہے۔ اس کے سات  
 طبقے ہیں جیسے ایک ایک بڑا بھاٹک ہے اول طبقہ گناہگار مسلمانوں اور ان کفار کے ہے جو  
 باوجود شرک و پیغمبروں کی حمایت کرتے تھے مخصوص ہے۔ دیگر طبقات مشرکین۔ آتش پرست  
 و ہرے۔ یہودی۔ نصاریٰ اور منافقین کے لیے مقرر ہیں ان طبقوں کے نام یہ ہیں جیم ۲۰ جہنم  
 (۳) سیر (۴) سفر (۵) نلی (۶) ہاویر (۷) حطہ۔ ان طبقات میں سے ہر ایک میں  
 ملے تفسیر معالم التنزیل میں متعلق سے روایت ہے کہ دوزخ میں ایسی ایک نہر رکھا جاوے گا جس پر وہ کھڑا ہوگا ائمہ قولہ تعالیٰ  
 وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللَّهَ وَعْدُهُ خُلِقْتُكُمْ وَمَا كَانَ لِي عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ  
 إِلَّا أَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي فَلَوْلَئِي مَتْنِي دَلِي مَعَكُمْ مَا أَنَا بِمُصْبِحِكُمْ وَمَا أَنَا بِمُصْبِحِكُمْ  
 الْآلَةِ سُوْرَةُ اٰہِرَامِ صَحیح بخاری و مسلم شریف ملکہ جامع ترمذی و مشکوٰۃ۔ مگر انیس مرقی کو سیدی پر مقدم رکھا ہے وہ قولہ  
 تعالیٰ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللَّهَ وَعْدُهُ خُلِقْتُكُمْ وَمَا كَانَ لِي عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ  
 میں حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ آٹھ دروازے اوپر تھے جس میں سے ان طبقوں کے نام قرآن مجید میں جلا جا کر ذکر ہیں۔

انیس کا اہل جہنم سے خطاب

جہنم سے خطاب

نہایت وسعت قسم قسم کے عذاب اور رنگ رنگ کے مکانات میں۔ مثلاً ایک مکان ہے جس کا ناظم غے ہے جسکی سختی سے باقی دوزخ بھی ہر روز چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے۔ ایک اور مکان ہے جس میں بے انتہا سردی ہے جسکو زہریر کہتے ہیں اور ایک مکان ہے جسکو جبائخرن یعنی غم کا کنواں کہتے ہیں اور ایک کنواں ہے جسکو طینۃ الخبال یعنی زہر کی کچھڑ کہتے ہیں۔ ایک پہاڑ ہے جسکو صعوود کہتے ہیں اسکی بلندی ستر سال کی مسافت کے برابر ہے جسپر کفاروں کو چڑھا کر نار دوزخ کی تہ میں پھینکا جائیگا۔ ایک تالاب ہے جس کا نام آب جیم ہے پانی اس کا اتنا گرم ہو کہ لبوں تک پہنچنے سے اوپر کا ہونٹ اسقدر سوجھ جاتا ہے کہ ناک اور آنکھیں ٹک ٹھک جاتی ہیں اور بچے کا لب سو جھکر سینے و ناف تک پہنچتا ہے زبان جل جاتی ہے اور منہ تنگ ہو جاتا ہے۔ حلق سے نیچے اترتے ہی پہنسیڑے معدے اور انتڑیوں کو پھاڑ دیتا ہے ایک اور تالاب ہے جسکو غساق کہتے ہیں۔ اس میں کفاروں کا پسینہ پیپ اور لبوہ کر جمع ہوتا ہے۔ ایک چشمہ ہے جس کا نام غسلیق ہے اس میں کفاروں کا میل کچیل جمع ہوتا ہے۔ اس قسم کے اور بھی بہت سے خوفناک مکانات ہیں اہل دوزخ کے بہت چوڑے چکے جسم بنا دیئے جائیں گے تاکہ سختی عذاب زیادہ ہو اور ان کے ہر ایک رگ و ریشہ کو ظاہراً و باطناً طرح طرح کے عذاب پہنچائیں گے۔ مثلاً جلانا۔ کچلنا۔ سانپ بھجھوؤں کا کاٹنا۔ کانٹوں کا جھونا۔ کھال کا چیرنا کھبوں کو زخم پر بٹھانا۔ وغیرہ وغیرہ۔ بسبب شدت گرمی آگ کے پہنچتے ہی ان کے جسم جل کر نئے جسم پیدا ہو جایا کریں گے۔ یہاں تک کہ ایک گھڑی میں سات سو جسم بدلتے رہیں گے۔ مگر یہ واقعہ رہے کہ جسم کے اصلی اجزاء برقرار رہیں گے صرف گوشت و پوست جل کر دوبارہ پیدا ہوتا رہیگا اور غم و حسرت ناامیدی خلل شکم وغیرہ تکلیفیں بقدر جسامت برداشت کریں گے بعض کافروں کی کھال بیل لیں بیل لیں گو موٹی ہوگی۔ دانٹ

لَهُ شَرِّكَ يَلْقَىٰ ذُرِّيَّتَهُ قَوْلَهُ تَعَالَىٰ سَاءَ دَهْقًا صَعِيًّا ۚ اِنَّ قَوْلَهُ تَعَالَىٰ لَقَدْ عَلِمْتُمْ لِيَوْمِ هٰذَا قَوْلَهُ تَعَالَىٰ اَلَا حَسِبْتُمْ اَنْ تَاْخُذُوْهُ فَاَتَاَهُ قَوْلَهُ تَعَالَىٰ اَلَمْ يَنْصَلِحْ لَكُمْ اَنْ تَكُوْنُوْا اُمَّةً وَاحِدَةً ۚ اَلَا تَعْلَمُوْنَ ۚ اِنَّ قَوْلَهُ تَعَالَىٰ لَقَدْ عَلِمْتُمْ لِيَوْمِ هٰذَا قَوْلَهُ تَعَالَىٰ اَلَمْ يَنْصَلِحْ لَكُمْ اَنْ تَكُوْنُوْا اُمَّةً وَاحِدَةً ۚ اَلَا تَعْلَمُوْنَ ۚ اِنَّ قَوْلَهُ تَعَالَىٰ لَقَدْ عَلِمْتُمْ لِيَوْمِ هٰذَا قَوْلَهُ تَعَالَىٰ اَلَمْ يَنْصَلِحْ لَكُمْ اَنْ تَكُوْنُوْا اُمَّةً وَاحِدَةً ۚ اَلَا تَعْلَمُوْنَ ۚ

یہ مضمون متفرق آیتوں اور حدیثوں میں آیا ہے شہ ترمذی۔

اہل جہنم کے اجسام اور انکی عذائیں

پہاڑوں کے مانند بیٹھنے میں تین عین منزل کی مسافت کے برابر جگہ گھیرینگے۔ مدت دراز کے بعد سوائے دیگر عذاب کے بھوک کا عذاب اس قدر سخت کر دیا جائیگا کہ جو تمام عذابوں کے مجموعہ کے برابر ہوگا۔ آخر کار نہایت بچپن و بے قرار ہو کر غذا طلب کریں گے حکم ہوگا کہ رخصت و قوم کے بھل جو نہایت تلخ فارور اور سخت ہے اور جو جحیم کی تہ میں پیدا ہوتا ہے انکو کھانے کو دیدہ۔ جب اس کو کھانا شروع کریں گے تو لگے میں پھنس جائے گا۔ پس کہیں گے کہ دنیا میں جب ہمارے لگوں میں لقمہ انگ جاتا تھا تو پانی سے نکل لیا کرتے تھے۔ لہذا طالب آب ہوں گے حکم ہوگا کہ جحیم میں سے پانی بلا دو پانی کے منت تک پہنچتے ہی ہونٹ جل کر اتنے سوجھ جائیں گے کہ پیشانی و سینہ تک پہنچ جائیں گے زبان سکر جائیگی۔ خلق ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگا انہرطیاں چٹک چٹک کر راستہ سے نکل پڑیں گی۔ اس حالت سے بھرا ہوا ہر کمر و احصیہ کے سامنے آہ و زاری کریں گے بلکہ تو مارے تاکہ ان مصائب و نجات پالیں ہزار سال کے بعد وہ جواب دیگا کہ تم تو ہمیشہ اسی میں رہو گے پھر ہزار سال کے بعد خداوند کریم سے دعا کریں گے۔ اے خدا کے قدموں تیری جان لے لو اپنی رحمت سے اس عذاب نجات دیدے۔ ہزار سال کے بعد بارگاہ ایزدی سے جواباً ارشاد ہوگا خبردار خاموش رہو ہم سے استدعا نہ کرو تمکو یہاں نکلتا نصیب ہوگا۔ آخر کار مجبور ہو کر کہیں گے آؤ ہمارے صبر کرو کیونکہ صبر کا پھل اچھا ہے۔ اور خداوند کریم کو تضرع و زاری کی قضا ایک ہزار برس تک یاد کریں گے آخر بالکل اُمید ہو کر کہیں گے بھیراری و ٹھہر بارے حق میں برابر ہے کسی طرح مشکل نجات نظر نہیں آتی۔ ان کو تڑپ کے بل کھڑا کیا جائیگا۔ ان کے جسم سے سح ہو کر کتوں۔ گدھوں۔ بھیڑیوں۔ بندروں۔ سانپوں اور دیگر حیوانات وغیرہ وغیرہ کی شکل میں ہو جائیں گے۔ دنیا میں جو لوگ تباہ کرتے ہیں ان کو میدان حشر میں لٹا کر پاؤں میں روند دیا جائیگا۔ یہ تو کفاروں کی حالت کا بیان ہے تیرا ان محشر میں ملے صحیح مسلم ۱۴۵ ترمذی میں آیا ہے کہ ان کے بیٹھے کی جگہ میں اتنی مسافت ہوگی جتنی کہ مدینہ میں اور مسلم میں ہو کہ ان کے دونوں شانوں کے درمیان تین روز کی راہ کا فاصلہ ہوگا۔ یہ حدیث ازہر کہ ترمذی میں ہے کہ تو لے تو لے اِلَّا شَيْخًا اَوْ زَوْجًا طَعَامًا اَوْ كَثِيرًا ۞ تو لے تو لے اَوْ طَعَامًا اَوْ غَصَصًا ۞ وَعَلَى اَبَائِنَا ۞ تو لے تو لے وَ زَاوَدًا ۞ يَأْتِيكَ بِفَيْضٍ عَلَيْنَا ۞ اِنَّكَ ۞ تو لے تو لے مَا تَكُونَنَّ ۞ تو لے تو لے اَحْسَنَ قَبِيْلًا ۞ وَ لَا تَكُنَّ تَمَنَّ ۞ تو لے تو لے سَيَا سَيَا ۞ يَخْرُجُ عَنْ اَمْرٍ صَبِيْرًا ۞ مَا لَكَ اَنْ تَفِيضَ ۞ سورہ الزلزالہ ۱۴۵ صحیح بخاری ۱۴۵ مسلم و ترمذی ۱۴۵

پس کے زمانہ میں ان کی حالت

مسلمانوں کی حالت حسب مراتب گوناگوں ہوگی۔ ایک جماعت جو خالصاً للہ ایک دوسرے سے ملاقات و محبت و جدائی و فراق کرتی تھی۔ خدا کے دائیں طرف نور کے منبروں پر ہو گئی۔ اور بعض کو جو مکمل سے آراستہ تھے اور ہمت دین و دنیا کو نہایت راستی سے انجام دیتے تھے ان کے چہرے کو چودھویں رات کے چاند کے مانند بنا کر حجاب و کتاب جنت کے لیے جُدا کر دیا جا دیگا اور وہ لوگ بھی جو ترک دنیا کر کے اعلائے کلمہ توحید میں شب و روز کوشاں تھے بے حساب کتاب جنت کے لیے علیحدہ کر دیئے جائیں گے اور ان لوگوں کو بھی جو راتوں میں نہایت ادب و حضور قلب سے ذکر الہی میں مشغول رہتے تھے سادات الناس کا خطاب دیکر بے حساب و کتاب جنت کیلئے جُدا کر دیا جائیگا اس کے بعد وہ جماعت جو ظاہراً باطناً بے غیر ذکر و طاعت الہی میں مصروف رہتی تھی اور سختی و کسالت میں کیاں صبا کی کرتی تھی اشرف الناس کے خطاب سے ملقب کی جائیگی۔ باقی ماندہ مسلمان و منافقین مختلف گروہوں پر تقسیم کر دیئے جائیں گے مثلاً نمازی غساریوں میں روزہ و روزے والوں میں حاجی حاجیوں میں بنی بنیوں میں۔ مجاہدین مجاہدین میں شکر المراج اہل تواضع میں محسنین و خوش اخلاق اپنی جنس میں۔ اہل ذکر و تہذیب گذار۔ اہل خوف و ترحم۔ عادل و منصف اہل شہادت اہل صدق و وفا علماء راسخین۔ زہاد و عوام کا الانعام حکام ظالم غوثی و قاتل۔ زانی و دروغگو۔ چور و ہزن مال باپ کو تکلیف دینے والے۔ سود خوار۔ رشوت خوار۔ حقوق العباد کے تلف کرنے والے شراب خوار یتیموں و یتیموں کے مال کھانے والے۔ زکوٰۃ نہ دینے والے۔ نماز نہ پڑھنے والے۔ امانت میں خیانت کرنے والے۔ عہد کے توڑنے والے وغیرہ وغیرہ مختلف گروہوں میں منقسم ہو کر اپنی جنس میں جا میں گئے پھر ان گروہوں میں سے وہ لوگ جو مذکورہ صفات میں سے دو تین یا چار یا اس سے زیادہ حاصل رکھتے ہوں۔ جدا کر کے الگ گروہوں میں تقسیم کر دیئے جائیں گے۔ بیوشوں کی زکوٰۃ نہ دینے والوں کو میدان حشر میں پشت کے بل لٹا کر جلاؤں کو حکم ہوگا کہ ان پر سے گزر کر پائمال کر دو پس وہ بار بار گزر کر ان کو روندتے رہیں گے۔ سود خواروں کے پیٹوں کو پھلا کر ان میں سانپ بچھو بھر دیتے جائیں گے اور اسب دودھ حالت میں ہوں گے۔ یتیموں کو یہ عذاب دیا جائیگا کہ اپنی بنائی ہوئی تصویروں میں لوح ڈالیں جھوٹا خواب بیان کر لے والوں کو مجبور کیا جائیگا کہ دوجو کے دانوں میں گرہ لگائیں۔

عَلَىٰ وَرَأْسِ الْخَشْيَةِ الْخَشْيَةُ كُلُّهَا وَأَوْدَادُ الْجَهَنَّمَ كُلُّهَا مَسْلُومَةٌ لِّأَمِّهِمْ وَأُمِّهِمْ بَعْدَ ذَلِكَ يَوْمَ تَجْعَلُ مَجْدُكُمْ

چغلوخروں کے کانوں میں سیسہ بچھلا کر ڈالا جائیگا۔ اسید طرح بعض فاسقین پر سزائیں عطا فرمائی جائیں گی۔ جس وقت میدانِ محشر کفاروں سے بالکل خالی ہو جائیگا۔ اور ہر ملت و ہر قرن کے مسلمان میدانِ محشر میں ایک جگہ جمع ہو جائیں گے تو خدا کے قدموں میں اپنے ظاہر ہو کر فرمایا جائیگا۔ اے لوگوں! تمام مذاہب و ادیان کے لوگ اپنی جگہ چلے گئے تم کیونکر اب تک یہاں ہو وہ عرض کریں گے کہ وہ تو اپنے معبودوں کے ساتھ چلے گئے۔ جب ہمارا معبود ہمارے ساتھ لیگا۔ اس وقت ہم بھی اس کے ساتھ چلیں گے۔ ارشاد باری ہو گا کہ میں ہوں تمہارا معبود۔ اے میرے ساتھ چلو۔ لیکن چونکہ آدمی اس صورت کو نہ پہچانے کہ خدا کی مخلوق ہے کہیں گے کہ ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں تو ہمارا معبود نہیں ہے۔ خدا فرمایا کیا تم نے اپنے معبود کو دیکھا ہے وہ کہیں گے باری کیا طاقت تھی کہ ہم اس کو دیکھ سکتے۔ پھر خداوند کریم ارشاد فرمایا کیا آیت تمہارے علم میں کوئی ایسی نشانی ہے جسکے ذریعہ سے اس کو پہچان سکو۔ وہ کہیں گے۔ ہاں۔ پس وہ تجلی پوشیدہ ہو کر دوسری تجلی نمایاں ہوگی جسکی پتلی سے پردہ اٹھے گا۔ اس کو دیکھتے ہی سب کہیں گے کہ تو ہی ہمارا پروردگار ہے اور سب سر بسجود ہو جائیں گے مگر منافقین بجاے سجدہ کر کے پشت کے بل کرینگے حکم ہو گا کہ دوزخ کو جنت و میدانِ محشر کے درمیان رکھو۔ اُس کے بعد اعمال کا حساب میدانِ محشر میں لیا جائیگا سب سے پہلے نماز کا حساب سطور پر لیا جائیگا کہ اپنی تمام عمر میں کتنی نمازیں اُس نے پڑھی ہیں اور کتنی واجب ہیں اور آڑکان و آداب ظاہری و باطنی اُس نے کیوں کر ادا کیے ہیں۔ اور کس قدر نوافل پڑھے ہیں اور اگر اُس سے فرائض ترک ہوئے ہوں تو ایک فرض کے عوض میں ستر نوافل قائم ہو سکیں گے نماز انسانی صورت میں حاضر ہو جائے گی۔ جو نمازیں بلا شوق و خضوع و ذکر ابھی و درود و خالی پڑھی گئی ہوں وہ بے دست و پا ہوں گی جن نمازوں میں ان امور مذکورہ کا لحاظ رکھا گیا ہو وہ نہایت آراستہ و پیراستہ ہوں گی۔ اس کے بعد دیگر عبادات برائی کا بھی۔ مثلاً روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ جہاں اسی طور پر حساب کتاب ہو گا۔ میرزا۔ حرم۔ دینی علوم۔ خون۔ زخم۔ اکل و شراب ناجائز خرید و فروخت حقوق العباد و غیرہ وغیرہ کا

لے صحیح بخاری ص ۱۲۰ ترجمہ تفسیر علی بن ابی حمزہ و دیگر علماء

خداوند کریم کی اہل ایمان پر تجلی

اعمال کا حساب

حساب ہوگا۔ ظالموں سے مظلوموں کو اسطور پر بدل دلا یا جائیگا کہ اگر ظالم نے نیکیاں کی ہیں تو اس کے حسب ظلم مظلوموں کو دلوائی جائیں گی۔ اور اگر نیکیاں نہیں ہیں تو مظلوم کے گناہ حسب اندازہ ظلم ظالم کی گردن پر ڈٹائے جائیں گے۔ البتہ ظالموں کا ایمان و عقیدہ نہ دیا جائیگا بعض ایسے عالی ہمت بھی ہوں گے کہ خدا کے فضل و کرم پر بھروسہ کر کے اپنی نیکیوں کو بغیر کسی عوض کے دوسروں کو بخش دیں گے۔ چنانچہ ایک روایت میں آیا ہے کہ دو آدمی مقام میزان میں اس قسم کے حاضر ہوں گے کہ ایک کی نیکیاں و برائیاں برابر ہوئیں دوسرا ایسا ہوگا کہ جسکی صرف ایک نیکی ہوگی اقول الذکر کو حکم ہوگا کہ تو کہیں سے اگر ایک نیکی مانگ لائے تو نیکیوں کا پلاڑا بڑھ جائے گا اور تو جنت کا مستحق ہو جائیگا وہ چارہ تمام لوگوں سے استدعا کرے گا مگر کہیں سے کامیابی نہ ہوگی آخر مجبوراً واپس آئے گا جب آخر الذکر کو یہ حال معلوم ہو جائے تو کہیگا کہ بھائی میری تو صرف ایک ہی نیکی ہے اور باوجود اتنی خوبیوں کے مجھ کو ایک نیکی بھی کسی نے نہ دی۔ بھلا مجھ کو کون دے گا یہ ایک نیکی بھی قوی بیٹے تاکہ تیرا کام تو بن جائے۔ میرا اللہ مالک ہے۔ خداوند کریم اپنے بے انتہا فضل و کرم سے ارشاد فرمایا کہ ان دونوں کو جنت میں لیجا کر ایک درجہ میں چھوڑ دو۔ تمام چھوٹی و بڑی نیکیاں میزان میں داخل کر دی جائیں گی لیکن ان کا وزن حسب عقیدہ ہوگا۔ یعنی جس قدر عقیدہ پختہ و خالص ہوگا اتنی ہی زیادہ وزنی ہوں گی۔ جیسا کہ ایک روایت میں آیا ہے کہ ایک شخص کی ننانوے برائیاں ہوں گی اور صرف ایک نیکی۔ تو تھے وقت بارگاہ ایزدی میں عرض کرے گا اے خداوند میری اس نیکی کی اتنی برائیوں کے مقابلہ میں کیا حقیقت ہے کہ تولی جائے جب میں دوسرے ہی کا لائق ہوں تو بغیر تولے مجھ کو بھیج دے۔ اس وقت ارشاد ہار ہی ہوگا کہ ہم ظالم نہیں ہیں۔ یہ ضرور تولی جائے گی۔ چنانچہ جس وقت وہ برائیوں کے مقابلہ میں تولی جائے تو اس کا پلاڑا جھک جائے گا۔ اور وہ مستحق جنت قرار پائیگا (شاہ رفیع الدین صاحب فرماتے ہیں) کہ میرے علم میں یہ نیکی شہادت فی سبیل اللہ سے جو تمام عمر کے گن ہوں کو مٹا دیتی ہے۔ واللہ اعلم اگرچہ پل صراط اور میزان کے متعلق علماء کا اختلاف ہے مگر اظہر یہ ہے کہ میزان بہت سی

احوال کے توڑنے کا ذکر

یہ حدیث آخر تک ترمذی میں ہے۔







آپ اپنی امت کی تفتیش حال کریں گے۔ اس وقت آپ کی امت تمام اہل جنت کا چارم حصہ ہوگی دریافت حال کے بعد جب آپ کو معلوم ہو جائے کہ ابھی میری امت میں سے ہزار ہا آدمی دوزخ میں پڑے ہیں تو بوجہ اس کے کہ آپ رحمت اللعالمین ہیں نگلیں ہو کر درگاہ الہی میں عرض کریں گے اے خدا میری امت کو دوزخ سے خلاصی دے یہ شفاعت بھی شفاعت کبریٰ کے مانند جو اس جناب نے کی تھی ہوگی۔ یعنی سات روز تک سرسجود رکھ کر عجیب و غریب حمد و ثنا بیان فرمایں گے تب بارگاہ الہی سے حکم ہوگا کہ جس کے دل میں جو کے دل نے کے برابر ایمان ہو اسکو دوزخ سے نکال لاؤ۔ آپ کو دیکھ کر دوسرے پیغمبر بھی اپنی اپنی امتوں کی شفاعت کریں گے۔ پس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حکم الہی فرشتوں کو اپنے ساتھ لے کر بمعیت امت دوزخ کے کنارے پہنچیں گے اور فرمائیں گے اپنے اپنے رشتہ داروں اور دلف کاروں کو یاد کر کے ان کی نشانی بتاؤ تاکہ یہ فرشتے ان کو دوزخ سے نکال لیں چنانچہ ہر ایسا ہی ہوگا۔ علاوہ ان میں شہداء کو ستتر مائتوں کو دس علماء کو حسب مراتب لوگوں کی شفاعت حق ہوگا۔ جب آپ ان کو میکہ نبوت میں تشریف لائیں گے تو آپ کی امت اس وقت تمام اہل جنت کا تیسرا حصہ ہوگی چہر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تفتیش فرمائیں گے کہ اب میری امت میں کس قدر دوزخ میں باقی ہیں۔ جواب ہوگا کہ حضور راہی تو ہزار ہا دوزخ میں موجود ہیں آپ پھر بدستور سابق بارگاہ ایزدی میں شفاعت کریں گے۔ حکم ہوگا کہ جس کسی کے دل میں رانی کے دانہ کے برابر ایمان ہو اسکو دوزخ سے نکال لاؤ۔ پس آپ بدستور سابق علماء اولیاء شہداء وغیرہ کو دوزخ کے کنارے بجا کر فرمائیں گے کہ اپنے اپنے رشتہ داروں۔ واقف کاروں وغیرہ کو یاد اور پہچان کر کے دوزخ سے نکال لاؤ۔ اس وقت بھی ہزار ہا آدمی دوزخ سے رہا ہو کر جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ اب آپ کی امت تمام اہل جنت کا نصف حصہ ہوگی۔ اس شفاعت کے بعد آپ پھر دریافت فرما کر بدستور ہائے سابق شفاعت کریں گے۔ ارشاد ہاری ہوگا کہ جسکے دل میں آدھ ذرہ کے برابر بھی ایمان ہو اسکو دوزخ سے نکال لو۔ پس بدستور سابق ایک بہت بڑی تعداد جہنم سے رہا ہو کر جنت میں داخل ہوگی اس وقت آپ کی امت تمام اہل جنت سے دو چہر

لے حج بخاری سلم شریف لے حج بخاری سلم شریف لے حج بخاری سلم شریف لے حج بخاری سلم شریف۔

ہو جائیگی اور موصدین میں سے کوئی شخص دوزخ میں نہیں رہیگا۔ مگر وہ موصدین جنکو انبیا  
 علیہم السلام کا توسل حاصل نہو یعنی انکو پیغمبروں کے آئینکا علم نہیں ہوا جو نہ کہ وہ جو پیغمبروں  
 معلوم کر کے منحرف ہو گئے ہوں۔ ان کے حق میں بھی حضور اقدس صلعم قضا عت کر بیٹے  
 مگر خداوند کریم فرمایا کہ اُن سے تمہارا کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ انکو میں خود بخشوں گا اسی اثنا میں  
 مشرکین اور ان موصدین میں نزاع ہوگا۔ مشرکین بطور طعنہ کہیں گے کہ تم تو وحید کے متعلق  
 دُنیا میں ہے جبکہ گرتے تھے اور اپنے تئیں سچے بتاتے تھے مگر معلوم ہوا کہ تمہارا خیال محض خام تھا۔  
 دیکھو ہم اور تم یکساں ایک ہی بلا میں مبتلا ہیں۔ پس اُس وقت خداے قدوس فرمایا کیا انہوں نے  
 شرکے تو حید کو یکساں سمجھ لیا ہے۔ قسم ہے عزت و جلال کی کہ میں کسی موصد کو مشرک کے برابر نہ کروں  
 پس اُن تمام موصدین کو اُس روز کے آخر میں جسکی مقدار پچاس ہزار سال جو دوزخ سے اپنے دست  
 قدرت سے نجات دینگا۔ اُس وقت اُن لوگوں کے جسم کو ٹٹلی کی طرح سیاہ ہوں گے۔ لہذا آجیاتی  
 نہر میں جو جنت کے دروازوں کے سامنے ہے غوطہ دینگے جس سے اُن کے بدن صیح و سالم  
 ہو کر تروتازہ ہو جائیں گے۔ اور ایک مدت کے بعد جنت میں داخل ہوں گے مگر اُن کی گزروں  
 پر ایک سیاہ داغ رہیگا اور اہل جنت میں اُن کا لقب بھی ہوگا پس وہ ایک مدت کے بعد  
 درگاہ الہی میں عرض کریں گے خداوند اجب تو نے دوزخ سے ہمکو نجات دی تو اس نشان و لقب کو بھی  
 اپنے فضل و کرم سے ہم سے دور کر دے۔ پس خدا کی مہربانی سے وہ نشان اور لقب بھی اُن سے  
 دور ہو جائیگا۔ سب آخری شخص جو دوزخ سے برآمد ہو کر بہشت میں داخل کیا جائیگا ایک ایسا  
 شخص ہوگا کہ اُسکو دوزخ سے نکال کر کنارہ پر بٹھا دیا جائیگا۔ تھوڑی دیر کے بعد جب اُسکو  
 ہوش آئیگا تو کہیگا کہ میرے منہ کو یہاں سے پھیر دو۔ پس اُس سے عہد لیا جائیگا کہ اس کے سوا  
 اور کچھ نہ مانگے گا۔ جب وہ پختہ عہد کر لیگا تو اُس کا منہ پھیر دیا جائیگا۔ جب وہ قریب جنت کی جانب  
 نظر کرے گا تو اُس کو نہایت تروتازہ درخت دکھائی دینگے پس وہ شور مچائیگا الہی محکو  
 دماں پہو چاؤے پھر اُس سے بدستور سابق عہد لیکر۔ ہاں پہو نچا دیا جائیگا اور اسی خوب  
 سے خوشنما درخت و عمدہ مکانات کو دیکھ کر نقض عہد کرتا ہوا جنت کے پاس پہنچ جائیگا جب وہ  
 لے صبح بخاری و سلم شریف لے صبح بخاری و صبح سلم لے یہ منون آئینہ یک صبح بخاری و سلم شریف میں سرور ہے۔



اُن کو عیش و آرام کے سامان بھی ساتھ ہی بیوپار و تجارت کا اُن کو کسی بات کی تنگی نہ ہو۔ پس اہل ایمان کی اُن سے بلا دیا جائیگا اور اُن کو اہل اعمال کی جوار کے علاوہ والدین کے طفیل سے بہت کچھ عطا ہوگا۔

اندرونِ جنت میں بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو درجاتِ عالیہ کے یہ شفاعت کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ اور لوگ جتنی زیادہ حضور سے محبت رکھتے ہوں گے اُنہی ہی مراتب اپنے اتھلی سے زیادہ حاصل کریں گے۔ جب تمام لوگ دوزخ و جنت میں داخل ہو چکیں تو جنت و دوزخ کے درمیان مناد پڑے گا کہ اے اہل جنت جنت کے کناروں پر آ جاؤ۔ اور اہل دوزخ دوزخ کے کناروں پر آ جاؤ۔ اہل جنت کہیں گے ہم کو تو ابد الابد کا وعدہ دلا کہ جنت میں داخل کیا ہے اب کیوں طلب کرتے ہو اور اہل دوزخ نہایت خوش ہو کر کناروں کی طرف دوڑیں گے اور کہیں گے شاید ہماری مغفرت کا حکم ہو گیا۔ پس جس وقت سب کناروں پر آ جائیں تو ان کا مابین موت کو چنگبرے مینڈھے کی شکل میں حاضر کر دیا جائیگا۔ اور لوگوں سے کہا جائیگا کیا اس کو پہچانتے ہو سب کہیں گے ہاں جانتے ہیں۔ کیونکہ کوئی شخص ایسا نہیں کہ جس نے موت کا پیالہ نہ پیا ہو۔ اس کے بعد اُس کو ذبح کر دیا جائے گا کہتے ہیں کہ اُس کو حضرت یحییٰ ذبح کریں گے۔ پھر وہ منادی آواز دے گا۔ اے اہل جنت ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہو کہ اب موت نہیں۔ اور اہل دوزخ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہو کہ اب موت نہیں۔ اہل جنت اس قدر خوش ہوں گے کہ اگر موت ہوتی تو یہ شادی مرگ ہو جاتے۔ اور اہل دوزخ اس قدر غمیدہ ہوں گے کہ اگر موت ہوتی تو یہ غم کے مارے مر جاتے۔ اس کے بعد حکم ہو گا کہ دوزخ کے دروازوں کو بند کر کے اُس کے پیچھے بڑے بڑے آتشیں شہتیر بطور پشتیاں لگا دو تاکہ دوزخیوں کو نکلنے کا خیال بھی نہ رہے اور اہل جنت کو جنت میں ابد الابد رہنے کا یقین و اطمینان ہو جائے۔ جنت کی دیواریں سونے اور چاندی کی اینٹوں اور اور مشک و زعفران کے گارے سے بنی ہوئی ہیں۔ اسکی سڑکیں اور پٹریاں نمودار یا قوت اور تہرے۔ اس کے باغچے نہایت پاکیزہ ہیں۔ جن میں بچا سے بھری درود۔ یا قوت اور موتی وغیرہ پڑے ہیں۔ اس کے درختوں کی چھالیں طلائی و لقرئی ہیں۔

لے صبح بخاری و مسلم شریف ج ۵ امام احمد و ترمذی و دارمی -

ذائقہ موت

جنت کی نعمتوں کا ذکر

شائیں بے خار و بے فزاں اس کے میوؤں میں دنیا کی نعمتوں کی گوناگوں لذتیں ہیں ان کے  
 بیج ایسی خبریں ہیں جن کے کنارے پاکیزہ اور جواہرات سے مرصع ہیں۔ ان نہروں کی  
 چار قسمیں ہیں۔ ایک وہ کہ جن کا پانی نہایت شیریں و خنک ہے۔ دوسری وہ جو ایسے دودھ  
 سے برہم ہیں جس کا مزہ انہیں بگڑاتا۔ تیسری ایسی شراب کی ہیں جو نہایت فرحت افزا و خوش  
 رنگ ہے۔ چوتھی نہایت صاف و شفاف شہد کی ہیں۔ علاوہ ان کے تین قسم کے چشمے ہیں۔  
 ایک کا نام کافور ہے۔ جن کی خاصیت نکلی ہے۔ دوسرے کا زنجبیل ہے۔ جس کو سلسبیلی  
 کہتے ہیں۔ اس کی خاصیت گرم ہے مثل چار و قہوہ۔ تیسرے کا نام تسلیم ہے جو نہایت  
 لطافت کے ساتھ ہوا میں معلق جاری ہے۔ ان تینوں چشموں کا پانی مقربین کے لئے  
 مخصوص ہے۔ لیکن اصحاب میں کو بھی جو ان سے کمتر ہیں ان میں سے ستر ہر گلاس حمت  
 ہوں گے جو پانی پینے کی وقت گلاب اور کبوترہ کی طرح سے اس میں سے تھوڑا تھوڑا ملا کر بہا  
 کریں گے اور دیدار الہی کے وقت ایک اور چیز عنایت ہوگی جس کا نام شراب طہور ہے  
 جو ان تمام چیزوں سے افضل اعلیٰ ہے۔ جنت کے درخت باوجود نہایت بلند و بزرگ و  
 سایہ دار ہونے کے استقدربا شعور ہیں کہ جس وقت کوئی صفت کسی میوہ کو رغبت کی نگاہ سے  
 دیکھے گا تو اس کی شمع اس قدر بجے کہ جھک جائے گی کہ بغیر کسی مشقت کے وہ اسکو توڑ لیا کر لے گا  
 جنت کے فرش و فرش و لباس وغیرہ نہایت عمدہ و پاکیزہ ہیں اور ہر شخص کو وہی لباس عطا  
 کئے جائیں گے جو اس کو مرغوب ہوں گے اور مختلف اقسام کے لباس ہوں گے سندس استبرق  
 اطلس۔ زربفت وغیرہ اور بعض ان میں سے ایسے نازک و نازک ہوں گے کہ ستر تہوں میں بھی

لَهُ قَوْلُ تَعَالَىٰ يٰۤاٰنْهٰدُ مِّنْ مَّا رَغِبْتَ مِنْهُ فَخِيْرٌ اَمِنْ لَّهِ قَوْلُ تَعَالَىٰ وَاَنْهٰدُ مِّنْ لَّبَنٍ لَّيْسَ بِغَيْرٍ مَّا رَغِبْتَ مِنْهُ قَوْلُ تَعَالَىٰ  
 وَاَنْهٰدُ مِّنْ خَمْرٍ لَّدُنَّ تَشَارِبِيْنَ لَّهِ قَوْلُ تَعَالَىٰ وَاَنْهٰدُ مِّنْ عَسَلٍ لَّيْسَ بِغَيْرٍ مَّا رَغِبْتَ مِنْهُ قَوْلُ تَعَالَىٰ اِنَّ الْاَبْرَسَ  
 يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا فَيَجِيْدُ اِنَّ قَوْلَ تَعَالَىٰ  
 يَسْقُوْنَ فِيْهَا كَافًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا السُّبْحَةُ قَوْلُ تَعَالَىٰ مِزَاجُهَا مِزَاجُهَا  
 عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ لَّهِ يَسْقُوْنَ مِنْ دَحِيْقَتِهَا مِزَاجُهَا مِزَاجُهَا قَوْلُ تَعَالَىٰ وَ  
 سَعَادُهُمْ فِيْهَا كَافًا طَهُوْرًا لَّهِ قَوْلُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِمْ فِيْهَا سُنْدُسٌ مِّنْ خَمْرٍ وَاسْتَبْرَقٌ لَّهِ تَزِي



حسبے اہل ہیں جنت الماویٰ۔ وَاَلْمَقَامِ وَاَلرَّسَامِ وَاَلْاٰخِلْدِ جَنَّتِ لِنَعِيمِ  
 جَنَّتِ الْفَرْدُوسِ جَنَّتِ الْعَدْنِ جَنَّتِ الْفَرْدُوسِ یہ جنت الفردوس تمام جنتوں سے  
 برتر و اعلیٰ ہے اور اس میں سب سے بہتر طبقہ جنت العدن ہے۔ جہاں تجلیات الہی نمودار ہوتی  
 ہیں اور گوناگوں بے اندازہ نعمتیں عطا فرمائی جاتی ہیں مگر آٹھویں جنت کے نام میں علماء کا  
 اختلاف ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وہ علیین ہو۔ لیکن قرآن مجید میں آیا ہے  
 کہ عَلِیُّنَ اٰہِلِ جَنَّتِ کا دفتر اور مقرب فرشتوں اور بنی آدم کی حاضری کا مقام ہے نہ کہ طبقہ  
 جنت بعض علماء نے اس کو جنت الکثیف کہا ہے اور اُس کی تائید اس حدیث سے ہوتی  
 ہے کہ مسلمان مشک کے ٹیلوں پر جمع ہوں گے۔ پس ایک ہوا چلے گی کہ جس سے مشک  
 اُڑ کر اُن کے کپڑوں اور چہروں پر پڑیگا اور اُن کی معطری پہلے سے دُکھنی ہو جائیگی۔ اسی ثنائیس  
 خدائے قدوس کی تجلیات کا ظہور ہوگا۔ جس سے ہر شخص کو بقدر اس استعداد انوار برکات مرحمت  
 ہوں گے اور کلام بھی ہوگا۔ اس فقیر کے خیال میں اس کا نام معقد الصدق معلوم ہوتا ہے  
 کہو عِلَّا اس لَیْزِ کَرِیْمِ اَنَّ الشَّقِیْنَ فِیْ جَنَّتِ وَ کَہْمُہُمْ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ سے  
 بھی مفہوم ہوتا ہے۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ جنت کے درجے عدد میں اتنے ہیں جتنی  
 کلام مجید کی آیتیں۔ اور تمام درجوں سے برتر و بالا وہ درجہ ہے کہ جس کا نام وسیلہ ہو اور یہ حضو  
 رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مخصوص ہے۔ اس کا خاصہ یہ ہے کہ اس کا رہنے والا  
 وزیر کا حکم رکھتا ہے کیونکہ اہل جنت میں سے کسی کو کوئی نعمت بغیر اس کے طفیل کے نہ پہنچے گی  
 اور یہ طبقہ اس طرح ایک دوسرے پر حائل نہیں ہیں جیسے مکانوں کی چھتیں بلکہ اُن تمام کی  
 چھت عرش الہی ہے اور یہ اس طریقہ پر ہیں جیسے باغ کے بیچے کا حصہ اوپر کا حصہ اور اُن  
 درجات کی وسعت پر سوائے رَبِّ الْعِزَّتِ کے کوئی احاطہ نہیں کر سکتا اور بیچے کے درجہ  
 والوں کو اوپر کے درجہ والے اس طرح نظر آئیں گے گویا آسمان کے کناروں پر ستاری ہیں

لَہٗ قَوْلُ تَعَالٰی وَمَا ذَرَاكَ مَا عَلِمْتُمْ کِتَابِ مَرْکُزِ مَرْکُزِہٖ تَزْدِیْ وَابْنِ مَہْرَہٖ جَوَہَرِ  
 پر ہیز نگار ہیں وہ بہشت کے باغوں اور نہروں میں سچی دعوت کی، جگہ بادشاہ (دو جہاں) نقاد  
 مطلق کے مقرب ہوں گے صبح بخاری و سلم شریف۔







اعمال کیے ہوں گے نہ کوئی بدی و شرک کیا ہو بلکہ چوپایوں کی طرح سے کھانے پینے اور چلنے وغیرہ میں عمر بسر کرتے رہے ہوں اور وہ لوگ بھی جو فساد و عقل و جنوں کی وجہ سے حق اور اہل میں امتیاز کر نیسے قاصر رہے ہوں اُس مقام میں جبر کا نام اعران ہوتا اختتام روزِ حشر کے جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہو رہیں گے اور دخولِ جنت کے توقع رکھتے ہوں گے پھر ایک عرصہ کے بعد بفضلِ الہی سے جنت میں داخل ہو جائیں گے اور بمنزلہ خدام رہیں گے اور جنوں میں جو کافر ہوں گے وہ دوزخ میں رہیں گے اور جو صالحین ہوں گے وہ دائمی راحت میں رہیں گے۔ کیونکہ جن و انس دونوں مکلف بالشرع ہیں جیسا کہ سورہ رحمن میں بار بار ذکر کیا ہے اور پرندوں اور چوپایوں کا بھی حشر ہوگا اسی طرح بد کہ مظلوم ظالم سے بدلہ لےگا جیسا کہ قرآن مجید میں جو دما صون کا آیت ہے فِي الدُّنْيَا وَالْآٰخِرَةِ يُعَذِّبُهُمْ وَيُنَجِّيهِمْ اِلٰى اُمَمٍ اُمْنًا تَكْفُرُ وَمَا قَرَّبْنَا بِالْاَكْبَادِ مِنْ شَيْءٍ فَعَلِيَ رَبُّهُمْ يَشْفَعُ لَنفْسٍ مُّسِيئَةٍ - جب ایک دوسرے سے بدلہ لے چکیں تو ان کو خاک کر دیا جائیگا مگر حسب ذیل چند اشیا کو فنا ہوگی مثلاً جانوروں میں سے حضرت اسماعیلؑ کا ذبہ حضرت صالحؑ کی اونٹنی۔ اصحاب کعبہ کا کتا۔ نہاتات میں سے اسطوانہ حنّانہ یعنی وہ ستون جو ممبر بننے سے پیشتر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں اُسکے سہارے سے وعظ فرمایا کرتے تھے مکانائے میں سے خانہ کعبہ۔ کوہ طور۔ صحرائے بیت المقدس اور وہ جگہ جو حضور انور صلم کے روضہ مقدسہ اور بابین منبر واقع ہے۔ انکو مناسب صورتوں کیساتھ جنت میں داخل کر دیا جائیگا حاصل کلام اہل دوزخ ہمیشہ دوزخ میں اور اہل جنت ابد الاباد تک جنت میں رہیں گے اور بے شمار نعمتوں سے دکر لائیں رات والاؤن سمعت ولا خطر علی قلب بشر مالامال رہیں گے۔ خداوند کریم ہم تمام مسلمانوں کو خاتمہ بالایمان کرے اور ہولِ قبر و حشر سے نجات دیکر جنت میں پہنچائے اور اپنی خوشنودی اور رضامندی میں رکھے بحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم و علیٰ آلہ و صحابہ الطاہرین الزکاء الی الرحمن الرحیم رَبِّهِ الْقَمَلُ نَبِيُّ مُحَمَّدٍ رَفَقَهُ اللهُ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ

یا اخیس

لَهُ دَعَاكَ الْاَعْرَابُ رِجَالٌ يَغْرِفُونَ اَحْلٍ بِسِيْرِهِمْ اِنَّ اِسْ سُوْرَةِ مِیْنِ اَدْل سے آخر تک اللہ تعالیٰ نے جن و انس و تنفیر کے سینے سے مخاطب فرمایا ہے فَمَا بَيَّ اَرْوَهُ رَبِّكُمْ اَنْ تَكْفُرُوْا بِاَنْ سَنَفْعُكُمْ اَيْهَا الْغٰفِلُوْنَ فَمَا بَيَّ اَرْوَهُ رَبِّكُمْ اَنْ تَكْفُرُوْا بِاَنْ سَنَفْعُكُمْ اَيْهَا الْغٰفِلُوْنَ

صالحین و کما یں -

میں روئی کا نقشہ لکھا گیا ہے  
موجودہ کوئی مولوی اشرفی مسک  
مسکی کا مصنف مولوی احمد علی صاحب دہلی  
ضبط میں کل مسائل فقہی الہاویں پر  
مرتب ہیں و انہا کی ضرورتوں کے  
لحاظ سے جتنی مسائل کہیں بکثرت  
ہیں جن پہلے لوگوں کے فائدوں میں  
نہیں ہیں۔ قیمت ۱۱۳  
جواہر خمسہ کامل قیمت ۱۱۳  
اچھا مصنف مولوی تھو احمد صاحب  
نذیب کے تمام مسائل سناکھ و مجملہ  
وہ پر حل کر دیے گئے ہیں قیمت ۱۱۳  
الہادون اس میں غلطی ہزاروں  
کے مفصل حالات و سوانح عمری اور  
اسلامی سلطنت کا عروج و زوال و اہلیت  
کے دلچسپ حالات ہیں قیمت ۱۱۳  
سخبات الاسلام اس میں مسلمانوں  
کے جملہ سوالات کے جواب دیے گئے  
ہیں کثرت ازواج اور منکح جہاد کو پھر ان  
جی اسٹائل و حضرت ابراہیم سے بحوالہ  
تورات و انجیل و کتب قدیم ثابت کیا ہے  
موجودہ انجیل کی تحریف کی ایسی دلیلیں  
پیش کی ہیں کہ جسے دیکھنے والے کے  
سامنے موجودہ انجیل کی سچائی ممکن نہیں  
کہ کوئی ثابت کرے... قیمت ۱۱۳  
استیصال مصنف مولوی سید  
ابوالمنصور صاحب دہلی امام فن  
منظرہ اس میں عیسائیوں کے  
۲۵ سوالات کا جواب ہے اس کے

جواب پر ہادیوں کے لیے دوسرا  
ردیہ کے تمام احاطہ کیا گیا مگر  
ان سے کوئی بھی جواب نہیں دیا  
تحریف انجیل اس کے دیکھنے کے بعد انجیل  
کے قرین ثبوت ہونے میں کوئی بھی  
شک نہیں رہتا۔ قیمت ۸۰  
تبیان اس میں مسلمانوں کے بارہ سوالات  
کے نہایت مدلل و با تحقیق جواب  
دیے گئے ہیں قیمت ۳۰۰  
تفہیم البیان مصنف مولوی سید  
ابوالمنصور صاحب امام فن منظرہ  
دہلی و جواب فقیر سر سید احمد خاں  
صاحب بہادر علی گڑھ کلج۔ اس میں ان  
جملہ غلطیائیوں کے چراغ غم لکھا ہے  
معجزات و انکار وجود فرشتگان کو ثابت  
تا جائزہ وغیرہ و غیرہ میں از روئے  
میں کتب تاریخ قدیم و جدید سے عقلی  
و عقلی طور پر صفحہ بصفہ ایسے ایسے جواب  
دیے اور جسکی غلطیائیوں کو واضح  
کیا ہے کہ اس کے دیکھنے کے بعد ہر  
سید احمد خاں صاحب کی تمام غلطیائی  
ظاہر ہو جاتی ہیں اس لا جواب کتاب  
کے دو حصے ہیں قطع ۲۰-۲۶ حصہ  
اول صفحہ ۲۲۰ قیمت ۲۰ حصہ دوم صفحہ  
۲۲۲ قیمت ۲۰  
قرابادین اعظم اردو مصنف سید عکرم  
عکرم محمد اعظم خان صاحب شاہی حکیم  
المناقب بناتم جہاں بند دستاوی  
یونانی و دو خانوں میں مستند و اول

بتی ہے ان سب کے جاننے کی کوئی  
اس ہی کتاب سے معلوم کرتے ہیں ہر  
مرض کی دوا مع خاصیت و دوا  
ہمانے کی ترکیب کے درج ہے  
تقطع کلان صفحہ ۲۴ قیمت ۵  
آسانی فیصلہ اولیاد کر ام کے  
مزارات وغیرہ سے مدد طلب کرنے  
و نہ کرنیکی بابت آیات قرآنیہ و احادیث  
صحیحہ و اقوال ائمہ مجتہدین و اقوال  
فقہاء اولیاد سے تحقیق کی جے قطع  
۲۰-۲۶ صفحات ۵۶ قیمت ۲۰  
ارشاد الاطمین مجروحہ کتاب ادبی  
را اولیاد حضرت گنجشکر و ترجمہ افضل  
الغواہر حضرت نظام الدین اولیاد  
و ترجمہ مفتاح العاشقین حضرت  
چراغ دہلی جن میں ان ہر سند و کتاب  
کے فرمودہ فوائد و دلچسپ روایات  
و حکایات وغیرہ ہیں  
تقصوف ترجمہ لوائح الاکار  
شعرانی در حال و قال و حکایات  
مستقیم اہل مد صفحہ ۲۰۰ قیمت ۲۰  
حیات اعظم سوانح عمری حضرت  
امام اعظم معجزات جن فیض قیمت ۲۰  
مطلوبہ الہا لبین سوانح عمری  
مولانا روم۔ قیمت ۲۰  
عزیز حقیقت سوانح عمری و  
لمعونات حضرت مرزا مظہر جان جاناں  
شہید مجددی موطر ق توجہ و سلب  
امراض دل کا حال معلوم کرنا و حال

<p>تجربات و معجزات و کرامات حضرت محمد ص ۲۲۱</p> <p>الکلام السبین ۱۵۰ و ۱۵۱ و ۱۵۲</p> <p>کے ستورہ سوالات کا مدلل جواب</p> <p>آنحضرت صلیم پر حضرت عیسیٰ کی فضیلت ثابت کرنے کی کوشش میں کیے گئے تھے اس کے علاوہ اور بھی بہت سے مسائل اور عقائد کی تشریح ہے قابل دید ہے بتلیع ۲۰-۲۱ صفحہ ۷۲ قیمت ۵</p> <p>تذکرۃ الخلفاء - آنحضرت صلیم کی ملازمت محمد و ازواج مطہرات و دیگر بزرگ خواتین اسلام کے حالات علم و فضل آداب و حقوق والدین و زوجین و غیرہ نصاب العارفین ترجمہ معراج المؤمنین اسلامی اسکان کے حکیمانہ نوادہ تحقیق ام علم ملائکہ - بیچ بھل نہیں بخت عشق معجزہ - کرامت - استدراج - بحر طلمات و اہل الارض وغیرہ قیمت ۱۲</p> <p>سیر العارفین صفحہ ۸۴ اکاذیب خانی ۱۲</p> <p>ایضا کاغذ سفید مع نقش جات مردات و مقامات متبرکہ - قیمت ۱۰</p> <p>جو اہر خرمہ معصنہ فوٹو گراماری معاش الاعمال و فوٹو حینہ مکملہ ہر قسم کے اعمال و اوراد و تقویٰ معجزہ و طریق دعوت و زکوٰۃ و عایشی و حزب البحر و معلومات کو ایک حلقہ اعمال و علوم سلب امراض بطریق مسمریم و</p>	<p>تجربہ و معجزات و کرامات حضرت محمد ص ۲۲۱</p> <p>محمد ص ۲۲۱</p> <p>محمد صلیع جدید اگر نئی دینی کامیابیوں آئندہ کی طرف کی جائے</p> <p>در اکسب و تنظیمات قیمت ۱۲</p> <p>مجموعہ عجوبات مع تیسیل المعالجات معروف بہ کثرت زار ہر سہ طب کے محبوب کتبہ حکیم فرارادی کی نو ماثر و دوائیں مع معرفت حیات و ممات - تفسیر نسواں وغیرہ آسان و مجرب کے علاج اہل دیہات و مخصوص امراض مردان و زنان مجرب حکیم وزیر علی مرحوم شاگرد حکیم دارش علیہ صلوہ ۲۷۲ - قیمت</p> <p>اقسام اطعام شاہجہانی ہر قسم کے کھانوں طوؤں اچار مربوب و غیرہ کی ترکیب و خواص و فوائد شیا - خوردنی مفید مردان و زنان مع مرکبات عطاری وغیرہ قیمت ۱۲</p> <p>تدبیر احسن - مخصوص امراض عورتوں بچوں کے علاج کی مشہور کتاب جبر کا گہر میں پونا وقت بہ بیت کام و تاجی مجموعہ رسائل فی فہم اسلمین شہداء کی مشہور کتاب فارسی قیمت ۱۲</p> <p>کامات و کلیات و نجات مغیبات و انوار مع توفیق نامہ حضرت شاہ نور قلب عالم پنڈوی - وفات نامہ قرآنی و شمس السامی و دھرم ساری وغیرہ و دھرم ساری فساد شکار معروق طلسم فطرت</p>	<p>تجربہ و معجزات و کرامات حضرت محمد ص ۲۲۱</p> <p>محمد ص ۲۲۱</p> <p>محمد صلیع جدید اگر نئی دینی کامیابیوں آئندہ کی طرف کی جائے</p> <p>در اکسب و تنظیمات قیمت ۱۲</p> <p>مجموعہ عجوبات مع تیسیل المعالجات معروف بہ کثرت زار ہر سہ طب کے محبوب کتبہ حکیم فرارادی کی نو ماثر و دوائیں مع معرفت حیات و ممات - تفسیر نسواں وغیرہ آسان و مجرب کے علاج اہل دیہات و مخصوص امراض مردان و زنان مجرب حکیم وزیر علی مرحوم شاگرد حکیم دارش علیہ صلوہ ۲۷۲ - قیمت</p> <p>اقسام اطعام شاہجہانی ہر قسم کے کھانوں طوؤں اچار مربوب و غیرہ کی ترکیب و خواص و فوائد شیا - خوردنی مفید مردان و زنان مع مرکبات عطاری وغیرہ قیمت ۱۲</p> <p>تدبیر احسن - مخصوص امراض عورتوں بچوں کے علاج کی مشہور کتاب جبر کا گہر میں پونا وقت بہ بیت کام و تاجی مجموعہ رسائل فی فہم اسلمین شہداء کی مشہور کتاب فارسی قیمت ۱۲</p> <p>کامات و کلیات و نجات مغیبات و انوار مع توفیق نامہ حضرت شاہ نور قلب عالم پنڈوی - وفات نامہ قرآنی و شمس السامی و دھرم ساری وغیرہ و دھرم ساری فساد شکار معروق طلسم فطرت</p>
--	---	---

ملنے کا پتہ نور محمد کٹرہ بڑیاں خیرا دہلی





